لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ

شب قدر

سورۂ قدر کی مفصل تفصیل، شب قدر کے متعلق محققانہ مضمون صحیح روایات کا مجموعہ، تعین شب قدر متعدد اقوال و دلائل، اخفاء شب قدر کی حکمتیں، نزول ملائکہ کی تحقیق، فضائل و عبادات، شب قدر کا مفصل بیان مع حوالہ کتب وغیرہ

مصنف

علامہ محمد حسام الدین فاضل

شائع کردہ: انجمن یادِ فاضل، پنجہ شاہ، حیدر آباد

لیلۃ القدر خیر من الف شہر

شبِ قدر

قدر کی مفصل تفصیل، شب قدر کے متعلق محققانہ مضمون صحیح روایات کا
تعین شب قدر متعدد اقوال ودلائل اخفاءِ شب قدر کی حکمتیں، نزول
کی تحقیق، فضائل وعبادات، شب قدر کا مفصل بیان معہ حوالہ کتب وغیرہ

مصنفہ

علامہ محمد حسام الدین فاضلؔ

HAH

شائع کردہ: انجمن یادِ فاضلؔ ۔۔۔ شاہ حیدرآباد

جنوبی ہند کی مشہور و معروف دینی درسگاہ

دار العلوم حیدرآباد

شیورام پلی حیدرآباد

JAMIA ISLAMIA

DARULULOOM HYDERABAD

جامعہ اسلامیہ دار العلوم حیدرآباد کا مختصر تعارف

''جامعہ اسلامیہ دار العلوم حیدرآباد'' (سنہ قیام ۱۹۷۵ء) حضرت امیر ملت مولانا محمد حمید الدین حسامی عاقل دامت برکاتہم کی سرپرستی میں چلنے والا دکن کا ممتاز اور مرکزی ادارہ ہے، جہاں عالمیت، فضیلت، حفظ، روضۃ الاطفال کے علاوہ اسلامی علوم میں اختصاص اور ریسرچ کے شعبہ جات، تخصص فی الفقہ والافتاء، تخصص فی الدعوۃ واللغۃ، المعہد العالی للغۃ العربیۃ وآدابہا قائم ہیں۔ اس جامعہ میں شہر حیدرآباد و اضلاع آندھرا پردیش، کرناٹک، مہاراشٹرا، ٹاملناڈو کے علاوہ پورے ہندوستان کے سات سو طلبہ قیام وطعام، تعلیم، ماہانہ وظائف، علاج اور دوسری سہولتوں کے ساتھ اسلامی علوم اور دینی تربیت سے آراستہ ہو رہے ہیں۔ (۴۰) اساتذہ اور ۶۵ افراد پر مشتمل عملہ مہمانانِ رسول ﷺ کی تعلیم وتربیت کے لئے شب وروز مصروف ہے۔ جامعہ کے فارغ التحصیل سینکڑوں علماء، حفاظ مفتیان کرام، عربی ادب کے ماہرین اور مبلغین ملک اور بیرون ملک ملت اسلامیہ کی دینی، تعلیمی، دعوتی واصلاحی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کی ۲۳ شاخیں آندھرا پردیش اور کرناٹک میں گھر گھر علم دین پہنچانے کا کام انجام دے رہی ہیں، جن میں ساڑھے پانچ ہزار سے زائد طلباء وطالبات دینی تعلیم وتربیت سے آراستہ ہو رہے ہیں، لڑکیوں کی تعلیم کے لئے شہر حیدرآباد میں ۲ شاخیں ''مدرسہ روضۃ العلوم ٹولی چوکی'' ''جامعہ عائشہ صدیقہ للبنات مصری گنج'' کام کر رہی ہیں جہاں ابتدائی درجات سے دورۂ حدیث تک لڑکیوں کو تعلیم دی جاتی ہے سینکڑوں طالبات سند فضیلت وتکمیل حفظ کی سعادت حاصل کر چکی ہیں، جامعہ (مرکز) کے سالانہ اخراجات علاوہ تعمیرات (۷۰) لاکھ روپے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور مخیر حضرات کے فراخدلانہ تعاون زکوٰۃ، عطیات، صدقات، کفالت، چرم قربانی، اور مٹھی فنڈ سے پورے ہوتے ہیں۔ جامعہ کا تعاون فرما کر اس کی ملک گیر خدمات میں آپ بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

فہرست مضامین

نظم ماہ رمضان	۳	شب قدر کے متعلق	
سورہ قدر مع ترجمہ	۵	اقوال اور ان کے دلائل	۲۲
سورہ قدر میں دو اہم نعمتوں کا ذکر	۶	شب قدر ستائیسویں	
شان نزول سورہ قدر	۶	رات ہونے کی دلیل	۲۵
پہلی امتوں اور امت مرحومہ کا فرق	۸	خدا تعالیٰ کو سات کا عدد محبوب ہے	۲۶
دلیل عظمت قرآن	۹	ضابطہ شناخت شب قدر	۲۹
انزال و تنزیل میں فرق	۱۰	شب قدر کا تعین یقینی نہیں	۲۹
لوح محفوظ کیا ہے؟	۱۱	شب قدر مسلمانوں کے باہمی	
کتب آسمانی کا نزول رمضان میں	۱۲	جھگڑوں کی وجہ سے بھلادی گئی	۳۰
وجہ تسمیہ شب قدر	۱۳	شب قدر کے اخفاء میں حکمتیں	۳۱
شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے	۱۵	علامات شب قدر	۳۲
فضائل شب قدر	۱۶	شب قدر میں نزول ملائکہ	۳۵
شب قدر میں روز قدر بھی شامل ہے	۱۸	روح سے کیا مراد ہے؟	۳۷
شب قدر افضل ہے یا شب جمعہ	۱۹	شب قدر میں نزول ملائکہ بحکم رب	۳۹
دلائل افضلیت شب جمعہ	۱۹	شب قدر میں سلامتی ہے	۴۰
دلائل افضلیت شب قدر	۲۰	سلام ملائکہ سے محروم لوگ	۴۱
تعین شب قدر کے متعلق		عبادات مختصر ثواب زیادہ	۴۲
علماء کے متعدد اقوال	۲۰	عبادات شب قدر	۴۳
شب قدر رمضان میں ہے	۲۲	نظم شب قدر	۴۵

بار اول	۱۳۷۴ھ	ایک ہزار
بار دوم	۱۳۸۰ھ	ایک ہزار
بار سوم	۱۳۹۳ھ	ایک ہزار
بار چہارم	۱۳۹۷ھ	تین ہزار
بار پنجم	۱۴۱۳ھ	دو ہزار
بار ششم	۱۴۲۲ھ	دو ہزار

اس کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

کمپیوٹر کتابت وطباعت

ریاض پرنٹرس اینڈ کمپیوٹر گرافک سنٹر

روبرو حیدرآباد کارڈ سنٹر متصل بازار حیدرآباد۔ فون نمبر 55712042

ہدیہ: پچیس (۲۵) روپے

نظم ماہِ رمضان

از مولف

رحمت خاص تری ذات ہے ماہِ رمضان
واہ کیا شان ہے کیا بات ہے ماہِ رمضان

مسجد و صومعہ آباد ہے تیرے باعث
اور ویران خرابات ہے ماہِ رمضان

دن کے مانند ہے ہر رات تری نورانی
عیش و آرام میں دن رات ہے ماہِ رمضان

تو جہاں آیا کہ کہ سونا بھی عبادت ٹھہرا
واہ کیا تیری کرامات ہے ماہِ رمضان

شب نمازوں میں گزرجاتی ہے دن روزے میں
تیرے باعث سے خوش اوقات ہے ماہِ رمضان

کھانے پینے کا مزہ ملتا ہے تیرے دم سے
تجھ ہی میں لطف مناجات ہے ماہِ رمضان

تجھ میں بدکار بھی ہوجاتے ہیں عابد و زاہد
تری ادنیٰ یہ کرامات ہے ماہِ رمضان

تجھ سے حیراں ہیں شیاطین کہ انسانوں پر
چل نہیں سکتی ہے جو گھات ہے ماہِ رمضان

مرتبے ملتے ہیں نیکوں کو بدوں کو بخشش
تجھ سے ہر ایک سوغات ہے ماہِ رمضان

تیرے صدقے میں دعا ہوتی ہے ہر اک مقبول اب
تو مراقبۂ حاجات ہے ماہِ رمضان

کہاں نام گنہ، یاں ہے عبادت حق کی
یا تو خیرات و مبرات ہے ماہِ رمضان

عید کے روزے سے کچھ کم نہیں تیرا ہر دن
قدر کی شب تری ہر رات ہے ماہِ رمضان

روزہ فاقہ ہے، تراویح و تلاوت باطل
اب مری شرم ترے ہاتھ ہے ماہِ رمضان

صبح محشر بھی عجب صبح ہے اللہ اللہ
قبر کی رات بھی کیا رات ہے ماہِ رمضان

تیری امداد جو شامل ہو تو بن جاتی ہے
ورنہ بگڑی ہوئی ہر بات ہے ماہِ رمضان

کل قیامت میں شفاعت کیلئے یاور ہے
تجھ سے میری بھی ملاقات ہے ماہِ رمضان

دل سے جو فاضل ناچیز ہے مداح ترا
باعث فخر ومباہات ہے ماہِ رمضان

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ

سُورہ قدرؔ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ (ج)۔ وَمَآ اَدْرٰکَ مَالَیْلَۃُ الْقَدْرِ (ط)۔
بے شک اتارا ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اور آپ کو کچھ معلوم ہے کہ کیا چیز ہے شب قدر
لَیْلَۃُ الْقَدْرِ (لا) خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ (ط) تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ
شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے اس رات میں فرشتے اور روح نازل
فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ (ج) مِنْ کُلِّ اَمْرٍ (لا) سَلٰمٌ (وقف) ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۠
ہوتے ہیں اپنے پروردگار کے حکم سے ہر کام کیلئے سلامتی کی رات ہے وہ طلوع فجر تک

سورۂ قدر میں دو اہم نعمتوں کا ذکر

اس سورہ شریف میں اللہ تعالیٰ ان دو نعمتوں کا ذکر فرماتا ہے جو انسان کے لئے بیش بہا اور قابل قدر ہیں۔

(۱) ارشاد ہوتا ہے کہ انسان کی تہذیب و شائستگی اور سعادت دارین کیلئے ہم نے قرآن نازل کیا۔ اس کو اس کے علم و فہم پر نہیں چھوڑا بلکہ جبرئیل علیہ السلام اور نبی کریم علیہ الصلوات و التسلیم کے واسطے سے انسان سے کلام کیا اور آئندہ سعادت کی باتیں سکھائیں اور دوزخ میں لے جانے والی باتوں سے اس کو بچایا۔

(۲) جس طرح دنیوی بادشاہوں کے پاس ایک دن ہوتا ہے جس میں الطاف و عنایات شاہانہ بے شمار ہوتی ہیں۔ انعامات سے سرفراز کیا جاتا ہے۔ فرمانبرداروں کارگزاروں کیلئے ترقیاں دی جاتی ہیں۔ اسی طرح ہم نے انسان کیلئے سال بھر میں ایک رات ایسی رکھی ہے کہ اگر یہ ہماری طرف متوجہ ہو اور عبادات اور استغفار کرے تو اس کو بے حساب انعامات عطا ہوں اور اس کی دعائیں قبول کیجائیں اس کے گناہوں سے درگزر ہو اور وہ رات شب قدر ہے۔ ان دونوں باتوں کا اس سورہ مبارک میں ذکر ہے اور یہ نعمت خاص نبی آخرالزماں اور آپ کی امت مرحومہ کیلئے مخصوص ہے۔ (بحوالہ تفسیر حقانی)

شان نزول سورہ قدر

اس سورہ کے نازل ہونے کے کئی سبب ہیں (۱) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرامؓ سے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال بیان کیا جس کا نام شمعون یا سمعون تھا۔ فرمایا کہ اس نے ہزار مہینے عبادت کی ہر روز روزہ رکھتا اور کافروں سے جہاد کرتا اور راتوں

کو عبادت کیا کرتا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور ہم اس شخص کے ثواب کو کس طرح پہنچ سکیں اک
ہماری عمریں ساٹھ یا ستر برس کی ہوا کرتی ہیں۔ ان میں سے تہائی تو سو جانے میں صرف ہو جا
ہیں بقیہ حصے میں کچھ حصہ تلاش معاش اور دوسری ضرورتوں میں صرف ہو جاتا ہے۔ کچھ مرض
کاہلی میں بسر ہو جاتا ہے۔ عبادت کیلئے بہت کم وقت ملتا ہے۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوا
والتسلیم یہ باتیں سن کر آزردہ خاطر ہوئے اللہ تعالیٰ آپ کے دفع ملال کیلئے یہ سورہ شریف نازل
فرمایا۔ یعنی اگرچہ آپ کی امت کی عمریں مختصر ہیں لیکن ہم نے ایک رات ایسی عنایت کی ہے کہ
اس رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ (بحوالہ۔۔ زرقانی تفسیر فتح العزیز ۱۲)

(۲) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن آپ کی امت کی عمریں دکھائی گئیں۔ دیکھا کہ اکثر
ساٹھ اور ستر برس کی ہی ہیں۔ حضور انور غمگین ہوئے کہ اس قدر مختصر عمر میں میری امت کیا نیک
کام کر سکے گی۔ ایسا نہ ہو کہ قیامت میں اگلی امتیں بڑی بڑی عمروں کا ثواب پائیں اور میری
امت مختصر عمر کی وجہ سے عبادت کی کمی سے شرمندہ ہو۔ حق تعالیٰ نے آپ کی تسلی خاطر کیلئے یہ سورہ
شریف نازل فرمائی (بحوالہ۔ تفسیر در منثور موطا مالک زرقانی ۱۲)

(۳) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز بنی اسرائیل کے چار شخصوں کا ذکر فرمایا
(۱) ایوب (۲) زکریا (۳) حزقیل (۴) یوشع بن نون کہ ان چاروں نے اسی برس اللہ تعالیٰ کی
ایک لمحہ بھی کوئی گناہ کیا صحابہ نے اس پر تعجب کیا اور خیال کیا کہ ہم لوگ اتنی عبادت کہاں سے
کر سکتے ہیں خصوصاً جب اتنی عمر ہی مشکل ہے بس جبرئیل آئے اور عرض کیا کہ آپ کی امت
نے تعجب کیا کہ ان چاروں نے اسی سال عبادت کی (لیجئے) اللہ تعالیٰ نے اس سے بہتر چیز
نازل فرمائی ہے۔ پھر سورہ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر آخر تک پڑھ کر سنایا اور کہا کہ یہ افضل ہے اس
سے کہ آپ اور آپ کی امت نے تعجب کیا پس آپ اور آپ کے صحابہؓ بہت مسرور ہوئے
(بحوالہ۔۔ در منثور زرقانی ۱۲)

(۴) کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بنی اسرائیل میں ایک صالح بادشاہ تھا اس وقت کے
پیغمبر پر وحی الٰہی ہوئی کہ اس سے کہو کہ جو آرزو ہو بیان کر کہا کہ میری تمنا یہ ہے کہ میں راہ خدا

میں مال و اولاد سے جہاد کروں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہزار فرزند عطا کیے۔ پس یہ بادشاہ ہر وقت
اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹے کو جہاد پر روانہ کرتا اور وہ لڑکا شہید ہو جاتا ہے یہاں تک کہ
ہزار مہینوں میں ہزار لڑکے شہید ہو گئے۔ پھر بادشاہ نے خود جہاد کیا اور شہید ہوا۔ صحابہؓ نے کہا
کہ اس بادشاہ کی فضیلت کوئی شخص حاصل نہیں کر سکا۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ القدر نازل
فرمایا (بحوالہ۔۔ نزہۃ المجالس ۱۲)

پہلی امتوں اور امت مرحومہ کا فرق

پہلی امتوں کی عمریں دراز اور قوی تیز تھے اسلئے ان کیلئے عمل اور احکام کی پابندی کی مشقت
بھی زیادہ تھی۔ کئی کئی سو برس کی عمریں ہوا کرتی تھیں اور ان میں وہ بے حد ریاضت شاقہ کیا
کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ "میری امت اور
اگلی امتوں کی مثال ایسی ہے کہ جیسا کسی نے نصف دن تک ایک متعین اجرت پر دوسرے کو
متعین کیا پھر عصر سے لے کر غروب تک دوگنی اجرت پر تیسرے شخص کو متعین کیا پہلے نے کہا میرا
وقت اتنا اور مزدوری اسی قدر کہ جسقدر نصف دن سے لے کر عصر والے کی ہے اور اس کا وقت
مجھ سے نصف ہے اور اجرت دو چند مالک نے فرمایا کہ یہ میری عنایت ہے جس پر چاہوں
کروں مگر تمہارے حق میں سے تو کمی نہیں کی۔ وہ پہلا شخص یہود حضرت موسیٰ کی امت ہے اور
دوسرا عیسائی حضرت عیسیٰ کی امت اور تیسرا میری امت ہے۔ تمہارے لئے وقت کم ہے اور
اجرت دو چند۔ اسی وجہ سے امت کیلئے ایک رات تقرب الٰہی میں ہزار راتوں سے بڑھ کر بنائی
گئی کہ یہ لوگ تھوڑی عمر میں اور تھوڑے زمانے میں وہ تقرب حاصل کر لیں جو اوروں کو
سینکڑوں برسوں میں بھی حاصل نہ ہوتا تھا۔ گویا وصول الی اللہ کیلئے پہلے بیل گاڑی تھی پھر
حضرت مسیح علیہ السلام کے عہد میں گھوڑا گاڑی اور اس نبی آخر الزماں کے عہد میں ریل یا اس
سے بھی جو تیز اور آرام کی سواری ہو وہ بنی (مثلاً ہوائی جہاز وغیرہ) چنانچہ شہر مقصود تک جلد تر
پہنچتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ دوسری قوموں کے عبادت گزار لوگ کیا کیا مشقتیں اٹھاتے ہیں

اور سخت سے سخت ریاضتیں کرتے ہیں مگر ان پر تقرب الٰہی کا دروازہ نہیں کھلتا باطن میں وہی تاریکی باقی رہتی اگر کسی سوراخ سے کچھ چمک پڑ گئی تو کس حساب میں ہے۔ برخلاف طریقہ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے یہاں تھوڑی دیر میں نہایت آسانی سے کشودکار ہوتا ہے۔ پھر جو کوئی اب بھی ادھر نہ آئے تو بڑا بدنصیب ہے۔ ذرا اس مئے کو پی کر تو دیکھئے ان سب باتوں کا ذکر سورۃ مبارک میں ہے گویا یہ شوق دلانے کیلئے اعلان شاہی ہے۔ فرماتا ہے کہ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر۔ کو خاص ہم نے کسی اور نے اس کو یعنی قرآن کو جس کا چرچا ہو رہا ہے کسی ایسے وقت نازل نہیں کیا بلکہ خاص وقت میں یعنی شب قدر میں (تفسیر حقانی ۱۲)

دلیل عظمتِ قرآن

انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر میں عظمت قرآن کی دلیلیں ہیں (۱) نزول قرآن کو خاص اپنی ذات پاک کی طرف منسوب فرمایا کہ ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے کسی اور نے نہیں

(۲) انا جمع کا صیغہ فرمایا جو اتارنے والے کی اعلیٰ منزلت پر دلالت کرتا ہے حالانکہ وہ عقلاً اور نقلاً اپنی ذات میں واحد ہے۔

(۳) قرآن کے اسم ظاہر کے بجائے ضمیر (ہ) لایا جس سے قرآن کی عظمت وشان کا اظہار مقصود ہے۔ یعنی قرآن اتنا عظیم الشان ہے کہ تصریح کا محتاج نہیں۔

(۴) تعظیم وقت کا اظہار ہے جس میں قرآن پاک اتارا گیا۔ یعنی شب قدر

سوال

اس پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید تیئیس برسوں تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ اور اس کی ابتدا ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی جب کہ سورہ اقراء کی پانچ آیتیں غار حرا میں نازل ہوئیں اور قرآن مجید میں قرآن کے نازل ہونے کا اشارہ تین وقتوں کی طرف کیا گیا ہے۔

(۱) رمضان شریف میں چنانچہ ارشاد باری ہوا "شهر رمضان الذی انزل فیه القران" (پ۲ س بقرۃ) رمضان کا مہینہ وہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

(۲) شب قدر میں چنانچہ فرمایا ہے انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر (بے شک اتارا ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں) (سورہ قدر)

(۳) شب مبارک میں کہ فرمان الٰہی انّآ اَنزَلنٰهُ فِی لَیلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ (سورہ دخان) (ہم نے اتارا اس قرآن کو لیلۃ مبارکہ میں) یعنی شعبان کی پندرھویں شب (لحاظا ایک قول)

جواب

نزول قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا کے بیت العزۃ میں شب قدر میں ہے جو رمضان کے مہینے میں واقع ہے اور اندازہ اس کے نزول کا اور حکم فرمانا لوح محفوظ کے نگہبانوں کو کہ وہ اس کا نسخہ نقل کر کے آسمان دنیا پر پہنچا ئیں اس سال کی شب برات پندرھویں شعبان میں تھی۔ اس صورت میں تینوں تعبیریں درست ہو گئیں یعنی نزول حقیقی شب قدر کو ماہ رمضان میں واقع ہوا اور نزول تقدیری اس سے پہلے شب برات میں اور نزول قرآن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر ماہ ربیع الاول میں حضور انور کے چالیسویں سال میں اور تمام ہونا اس کے نزول کا آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں ہوا پس کسی قسم کا تعارض باقی نہ رہا۔ تفسیر فتح العزیز ۱۲

انزال وتنزیل کا فرق

یاد رہے کہ انزال وتنزیل میں فرق ہے۔ تنزیل ٹکڑے، ٹکڑے، کر کے نازل کرنے کو کہتے ہیں اور انزال ایک بار کے نازل کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اس قرآن کی تنزیل تو بیشک تیئیس برس میں ہوئی اور انا انزلنٰہ میں انزال کا ذکر ہے نہ کہ تنزیل کا یعنی قرآن مجید کل یکبارگی شب قدر میں جو ماہ رمضان واقع تھی لوح محفوظ سے آسمان دنیا کی طرف نازل فرما کر...... بیت العزۃ میں جو آسمان دنیا پر ایک جگہ ہے رکھا گیا پھر وہاں سے حسب واقعات وضرورت جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لاتے تھے اور آپ ہر کلام کو اس کے اصل موقع پر جمع کرا دیتے تھے اور ترتیب اصلی قرآن مجید کی یہی ہے جو اب موجود ہے اور اسی ترتیب سے لوح محفوظ بیت العزۃ میں لا کر رکھا گیا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن مجید کا غذ ولی پر سیاہی سے لکھا

ہوا مجلد لوح محفوظ سے بیت العزۃ میں آیا تھا۔

لوح محفوظ کیا ہے؟

لوح محفوظ کوئی لوہے یا چاندی سونے یا لکڑی کی تختی نہیں ہے بلکہ وہ علم الٰہی کا تعین اور مرتبہ اثبات ہے جس میں ہر ایک چیز کا علم دوسری چیز کے علم سے متعین و متمیز خاص امتیاز کیساتھ ہے ورنہ ذات احدیت کے مرتبہ میں بھی اس کے علوم ناقص اور غیر متمیز نہیں۔ اس مرتبہ کو لوح محفوظ سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جہاں ایک مطلب کو دوسرے مطلب سے امتیاز خاص ہوتا ہے اور یہ امتیاز اس سے جدا ہے جو لکھنے والے کے ذہن میں پہلے تھا۔ کیونکہ وہ مرتبہ مخفی و مکنون تھا یہ لوح کے دیکھنے والوں پر ظاہر ہے وہ خود پڑھ سکتے ہیں اور ممکن ہے عالم شہود میں یہ مرتبہ اپنے مناسب شکل نورانی میں متمثل ہوا اور عالم جسمانی میں لوح سے کمال مشابہت ہو اور بیت العزۃ اس کے بعد اور دوسرا مرتبہ علم و امتیاز کا ہے جو اعلیٰ طبقہ کے ملائکہ پر ظاہر و منکشف ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ اس مرتبہ میں قرآن کی حقیقت اپنے مناسب صورت میں متمثل ہو جس کو نوشتہ کتاب سے نہایت مشابہت ہوا (بحوالہ تفسیر حقانی ۱۲)

سوال

قرآن مجید شب قدر میں زمین پر نازل نہ فرما کر آسمان پر نازل فرمانے میں کیا مصلحت ہے۔

جواب

آسمان پر نازل کرنا گویا زمین پر ہی نازل کرنا ہے۔ کیونکہ ایسا نہیں ہو سکتا کہ کوئی کام شروع کرے اور اختتام کو نہ پہنچائے (اطراف بلدہ میں آنے والے کے متعلق بھی کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص بلدہ میں آیا۔

(۲) آسمان دنیا پر قرآن نازل کرنے سے یہ بھی مقصود تھا کہ اہل زمین کا اشتیاق اس کے نزول کیلئے زیادہ ہو۔ مثلاً والدین (یا خاص محبوب) کی آمد آمد کی کیفیت کا خط ملے تو اس خط کے

مطالعہ کا شوق زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح آسمان پر قرآن کے نزول سے اس کے اشتیاق کا پیدا ہونا ضروری ہے کیونکہ آسمان ہم میں اور فرشتوں میں مشترک ہے کہ ان کیلئے تو وہ مسکن ہے اور ہمارے لئے چھت اور زینت ہے (بحوالہ تفسیر کبیر)

کتب آسمانی کا نزول رمضان میں

تمام آسمانی کتابیں ماہ رمضان المبارک ہی میں نازل ہوئی ہیں چنانچہ (۱) صحف ابراہیم رمضان کی پہلی شب کو (۲) تورات شریف ۶ رمضان کی شب کو (۳) زبور رمضان کی تیرھویں شب کو (۴) انجیل شریف رمضان کی انیسویں شب کو نازل ہوئی (بحوالہ نزہۃ المجالس) اور قرآن مجید (شب قدر) رمضان ہی میں نازل ہوا۔

وجہ تسمیہ شب قدر

شب قدر کو حسب ذیل وجوہ کی بنا پر شب قدر کہا جاتا ہے

(۱) قدر بمعنی مقدار و اندازہ اور مرتبہ کیلئے چونکہ شب قدر میں صالحین و عبادت گذار بندوں کا رتبہ و مقدار ظاہر ہوتا ہے اور قرب و منزلت میں ان کے حاصل کئے ہوئے مرتبے باری تعالیٰ کی جناب میں ثابت ہوتے ہیں گویا تمام سال کی عبادتوں کا ثمرہ ظاہر ہوتا ہے اور ملائکہ و ارواح ہر ایک شخص کی قدر و مرتبے سے مطلع ہو جاتے ہیں (بحوالہ فتح العزیز)

۲) قدر کے معنی شرف و بزرگی کے بھی ہیں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص عالی قدر ہے یعنی بزرگ و عالی مرتبہ ہے اور فلاں شخص کی فلاں کے پاس قدر ہے یعنی عزت ہے (۱) شب قدر میں اطاعت گزار بندے ذی مرتبہ ہوتے ہیں (۲) اطاعتیں اس رات میں زیادہ شرف والی ہوتی ہیں (بحوالہ۔۔ تفسیر کبیر ۱۲)

۳) شب قدر میں نیک بندوں کی خدا تعالیٰ اور عالم بالا کے لوگوں کے نزدیک قدر و منزلت ہوتی ہے بلکہ اہل صفا سے ملائکہ مصافحہ کرتے ہیں (فتح العزیز)

۴) قدر بمعنی تنگی بھی قرآن مجید میں مستعمل ہوا ہے چونکہ اس رات عالم بالا کے روحانیات اس قدر زمین پر آتے ہیں گویا زمین پر تنگی ہو جاتی ہے۔ گنجائش نہیں رہتی اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔ (تفسیر کبیر)

۵) خدا تعالیٰ نے قدر و منزلت والی کتاب ذی قدر فرشتے کے ذریعہ ذوالقدر امت کیلئے نازل فرمائی۔ غالباً اسی لئے قدر کا کلمہ اس سورہ میں تین بار لایا گیا (تفسیر کبیر)

چونکہ اس رات کی قدر کرنی چاہیے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں۔

۶) بعض مفسرین نے قدر کو تقدیر کے معنی میں لیا ہے اور کہا ہے کہ مرنا بیمار ہونا رزق کی فراخی و تنگدستی عزت و ذلت اور دوسرے حادثے جو سال بھر میں اس جہاں میں ہونے والے ہیں وہ سب

اس رات میں متعین و مقدر کر دیے جا کر ہر ایک کام پر ملائکہ متعین کر دیے جاتے ہیں۔ اور ان فرشتوں کو فردیں ان کے کاموں کی جو ان سے متعلق ہیں لوح محفوظ سے نقل کر کے سپرد کر دی جاتی ہیں تا کہ سال بھر اس کے موافق عمل کریں۔ قرآن مجید میں ہے "انا انزلنه في ليلة مباركة انا كنا منذرين فيها يفرق كل امر حكيم۔" اس آیت میں لیلۃ المبارکہ سے مراد شب قدر ہی ہے۔ اس لحاظ سے شب قدر کا نام لیلۃ المبارک بھی ہے۔ امام نووی شرح مسلم میں لکھتے لیلۃ المبارکہ سے لیلۃ القدر مراد ہے اور جو نصف شعبان کی رات کہتے ہیں بڑی غلطی کرتے ہیں اس تقدیر پر کوئی اشکال باقی نہیں رہتا۔ لیکن عکرمہؓ کا قول ہے کہ لیلۃ المبارک سے شب برات مراد ہے یعنی تقدیری امور پندرھویں شعبان کی شب میں ہوتی ہے۔ بعض تابعین نے کہا ہے کہ نقل نویسی شب برات میں ہوتی اور متعلقہ ملائکہ کے حوالے شب قدر میں کیا جاتا ہے۔ گویا ابتداء تقدیر برات میں ہوئی اور اس کی انتہا شب قدر میں ہے۔ لیکن نزول قرآن شب برات اور شب قدر کے دونوں میں ہونا بظاہر متعارض معلوم ہوتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ شب برات میں حکم ہوا تھا کہ قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کر کے بیت العزۃ (آسمان اول) پر لے جاؤ یہ ہے لیلۃ المبارکہ میں نازل کرنا پھر جب فرشتوں نے نقل کر کے بیت العزۃ میں پہنچایا تو لیلۃ القدر تھی لیلۃ القدر میں نازل کرنے سے یہی مراد ہے اور جب قرآن کی چند آیتیں پہلے پہل دنیا میں نازل ہوئیں تو ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ (بحوالہ تفسیر کبیر فتح العزیز حقانی ۱۲)

سوال

اللہ تعالیٰ نے تمام امور آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے روز ازل ہی میں مقدر فرما دیے ہیں پھر اس رات میں تقدیر کا کیا مطلب۔

جواب

شب قدر میں تقدیر امور سے یہ مراد ہے کہ اس رات میں ان تقادیر کا ملائکہ پر اظہار کیا جاتا ہے اس طرح لوح محفوظ میں یہ امور لکھ دیے جاتے ہیں (بحوالہ تفسیر کبیر ۱۲)

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے "لیلۃ القدر خیر من الف شھر" (شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے) شب قدر ان ہزار مہینوں سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو یعنی ہر مہینہ دنوں اور راتوں کا شامل ہے اور ہر روز و شب مشتمل ہے تجلیات غیبیہ و شہودیہ پر۔ لیکن یہ تجلیات بہ نسبت اس تجلی کے جو اس شب میں واقع ہوتی ہے ایسی ہیں جیسے دریا کی بہ نسبت قطرہ اور ہزار کے عدد کی تخصیص اس لئے ہے کہ زبان عرب میں عدد کا نام ہزار تک ہی ہے ہزار سے آگے ان کی زبان میں نام نہیں ہے گویا عدد کی انتہا پر اشارہ فرمایا گیا ہے اور مہینوں کی تخصیص (باوجودیکہ سال میں رات اور دن زیادہ ہیں) اس لئے ہے کہ عرب کے سال دور قمری سے شمار ہوتے ہیں اور ان میں فقط مہینوں کی تکرار ہے اور شمسی سال ایک پوشیدہ چیز ہے اور دنوں کے ساتھ مخصوص ہے برخلاف چاند کے کہ رات سے مخصوص ہے اور اس مقام سے چاند کو زیادہ مناسبت بھی ہے اسلئے کہ چاند کا نکلنا پہلی شب سے چودھویں تک ہے بلکہ طلوع قمر از ابتداء تا انتہا رات ہی میں واقع ہوتا ہے گویا ظلمت کدہ دنیا پر نور کی تجلی کا ظہور ہے اور جب اس رات کو تجلی الٰہی اس عظمت و بزرگی کے ساتھ واقع ہوئی تو اس رات کی عبادت کا ثواب ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہو گیا۔ بحوالہ تفسیر فتح العزیز

شب قدر کی مقبول عبادت ایسے ہزار مہینوں میں دن کی روزہ داری اور رات میں شب بیداری و عبادت گزاری سے بہتر ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔ امت مرحومہ کیلئے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ نعمت عظمیٰ ہے کہ جب اس نے کسی رمضان میں شب قدر پائی تو تمام عمر کیلئے کافی ہے۔

اعتراض...... ہزار مہینوں کے (۸۳) برس چار ماہ ہوتے ہیں۔ ہر سال میں رمضان بھی ہوتا ہے تو شب قدر بھی ہوگی۔ اس طرح (۸۳) شب قدر ہوں گی پھر بہتری کیوں کر ہوگی۔

جواب...... یہاں (۸۳) برس اس لئے نہیں فرمائے کہ ہر برس میں شب قدر ضرور آئے گی ہزار مہینے فرمائے اور بغیر شب قدر کے ہزار ماہ شمار ہو سکتے ہیں۔ اس طرح ہر برس کے گیارہ مہینے لے لئے جائیں اور ماہ رمضان کو خارج کر لیا جائے تو اس طرح ہزار ماہ کی عبادت سے ایک شب قدر افضل ہے (بحوالہ۔۔۔ درمنثور تفسیر طبری مواہب ۱۲)

ہزار مہینوں سے شب قدر افضل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ہزار ماہ کے تیس ہزار راتیں اور تیس ہزار دن ہوتے ہیں۔ پس غیر شب قدر میں ۳۰ ہزار نیکیاں انجام دینے سے ایک رات میں عبادت بہتر ہے (بحوالہ۔۔۔ نزہۃ المجالس ۱۲)

فضیلت شب قدر کی روایات سے ظاہر ہے کہ شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے تو ہر ایک ہزار ماہ جس میں پہلی امتوں کی عبادتیں واقع ہوئیں۔ ان سے شب قدر افضل ہے۔ پس اگر ایسے ہزار مہینے ہوں جس میں کسی کو دنیوی دولت نصیب ہوئی تو ان سے شب قدر اسی قدر افضل ہے۔ جس قدر دنیا سے دین افضل ہے کیونکہ آیت میں الف شہر (ہزار ماہ) سے خاص الف شہر مراد نہیں ہیں بلکہ کوئی ہزار ماہ لیئے جائیں۔ سب سے لیلۃ القدر افضل ہے۔ یہاں تک کہ ایک شخص کو ہزار مہینے بغیر لیلۃ القدر تمام روئے زمین کی سلطنت اور خزانے حاصل ہوگئے پھر بھی شب قدر اس سے افضل ہے بلکہ اتنی افضل ہے کہ جتنی مردار دنیا سے رضائے الٰہی افضل ہے۔

اہل ایمان کیلئے اس میں خاص مژدہ اور نہایت تسلی ہے کہ مومن کو شب قدر میں حسن نیت اور صدق عبودیت کے ساتھ جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ ایسی بے مثل نعمت ہے کہ کفار کو تمام روئے زمین کی حکومت خزانے بھی مل جائیں تو اس کے مقابل ہیچ ہیں (بحوالہ۔۔۔ تفسیر مواہب ۱۲)

فضائل شب قدر

شب قدر دوسری راتوں سے کئی لحاظ افضل ہے۔

(۱) اللہ تعالیٰ کی تجلی اس رات میں شام سے صبح تک بندوں کی طرف متوجہ رہتی ہے اور انہیں بارگاہ ایزدی میں قرب معنوی نصیب ہوتا ہے۔

(۲) ارواح وملائکہ صالحین وعبادت گزار بندوں کی ملاقات کیلئے آسمان سے زمین پر اترتے
ہیں اور ان کے قرب کی وجہ سے عبادتوں کی کیفیت وحلاوت دوسری راتوں کی نسبت بدرجہ
بڑھ جاتی ہے۔
اصل یہ ہے کہ منجملہ شئون باری تعالیٰ کے ایک شان مواصلت و تقرب بھی ہے مخلوق کی طرف
جیسا کہ ارشاد ہے "کل یوم ھو فی شان" (ہر روز اس کی ایک شان ہوتی ہے) شب قدر میں
شان اس طرح ہوتی ہے جس سے بندوں کے اذہان و مدارک میں اس کی طرف اشتیاق پیدا
ہوتا ہے۔ اور قوت خیالیہ قوت مدرکہ کے تابع ہو جاتی ہے اور عالم سفلی میں عالم بالا کی طرف
جنبش ہو جاتی ہے اور عالم بالا اور وہاں کے لوگ ملائکہ اور ارواح کو بھی اس تجلی کے ساتھ عالم
سفلی کی طرف میلان ہوتا ہے اور عالم غیب کے عالم شہادت سے ملنے کی وجہ سے ایک عجیب
کیفیت اور لمعات پیدا ہوتے ہیں جس کی تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔ صرف ایک ناقص سی یہ تشبیہ
یہ ہے کہ جس طرح بارش کے برسنے سے اور آفتاب کے ایک موقع خاص میں آنے سے ہر
اور جڑی بوٹی میں ایک نئی جان پڑ جاتی ہے۔ پودے پیڑ اور بوٹیاں نشو و نما پاتے ہیں درخت
پتے اور شگوفے اور رنگارنگ کے پھول آتے ہیں اور فرحت وانبساط کی کیفیت پیدا ہو جاتی
۔ اسی طرح عالم بالا اور حق سبحانہ تعالیٰ کی تجلی سے ارواح بشریہ بلکہ تمام عالم محسوس پر ایک
کیفیت بہار پیدا ہو جاتی ہے (بحوالہ تفسیر العزیز تفسیر حقانی)
(۳) شب قدر میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور یہ وہ فضیلت ہے جس
کی حد و غایت نہیں
(۴) فرشتوں کی تخلیق و پیدائش شب قدر ہی میں ہوئی ہے۔
(۵) اس شب میں جنتیں آراستہ کی جاتی ہیں
(۶) حضرت آدم کی پیدائش کا مادہ اسی شب میں فراہم ہوا ہے۔
(۷) حضرت سلیمان کی مدت حکومت پانچسو مہینے تھی اور سکندر ذوالقرنین کی بادشاہت
پانچسو سال رہی۔ اللہ تعالیٰ نے شب قدر میں کیئے ہوئے عمل کو امت مرحومہ کیلئے ان دونوں

بادشاہت سے افضل بنا دیا۔
(۸) شب قدر افضل ہے۔ غیر شب قدر کے تیس ہزار دن اور تیس ہزار راتوں سے (کیونکہ ہزار ماہ کے اتنے ہی روز و شب ہوتے ہیں)
(۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن خیال ہوا کہ اللہ تعالیٰ میری امت کے ساتھ کیا سلوک فرمائے گا۔ وحی آئی کہ یا محمدؐ آپ کب تک امت کا غم کھائیں گے۔ میں آپ کی امت کو دنیا سے نہ اٹھاؤں گا تاوقتیکہ ان کو دنیا میں انبیاء کا درجہ نہ دوں اس لئے کہ انبیاء کی شان یہ ہے کہ ان پر فرشتے وحی وسلام لے کر آتے ہیں۔ آپ کی امت پر بھی اسی طرح فرشتے نازل ہوں گے اور میری طرف سے سلام و رحمت پہنچائیں گے (بحوالہ نزہۃ المجالس غنیۃ الطالبین)
(۱۰) حضور انورؐ نے فرمایا کہ جس نے شب قدر کو ایمان و یقین اور نیت خالص کے ساتھ قیام کیا (یعنی ذکر و نماز و عبادت میں شب بیداری کی اس کیلئے تمام گزرے ہوئے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بحوالہ بخاری و مسلم ۱۲)
(۱۱) صحیح روایت ہے کہ عثمان بن ابی العاصؓ کا ایک غلام تھا جس نے سالہا سال جہازوں کی ملاحی کی تھی ایک دن اس نے اپنے مالک سے کہا عجائبات دریا سے ایک چیز میرے تجربے میں ہے کہ میری عقل اس سے حیران ہے وہ یہ ہے کہ دریائے شور کا پانی سال میں ایک رات میٹھا ہو جاتا ہے عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب وہ رات آئے تو مجھے آگاہ کرنا تا کہ معلوم ہو کہ وہ رات کیا بزرگی رکھتی ہے اس غلام نے رمضان المبارک کی ستائیسویں کو کہا کہ یہ وہی رات ہے (فتح العزیز و غرائب القرآن)

شب قدر میں روز قدر بھی شامل ہے

شب قدر کی فضیلت روز قدر کو بھی شامل ہے اور یہ دن بھی رات کی طرح افضل ہے کیونکہ کلام الٰہی میں "ثلاث لیال سویا" آیا ہے ان راتوں میں دن بھی شامل ہے اس لیے اگر کوئی شخص دو راتوں کے اعتکاف کی نذر کرے تو ان دونوں راتوں کے دن کا اعتکاف بھی اس پر لازم ہوتا ہے (بحوالہ۔ غرائب القران) شب قدر کی طرح اس دن کا بھی تمام دنوں میں

افضل ہے۔ آیت "انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر" سے ثابت ہے کہ رات کو دن پر فضیلت ہے (بحوالہ نزہۃ المجالس)

شب قدر افضل ہے یا شب جمعہ؟

اس میں اختلاف ہے کہ شب قدر افضل ہے یا شب جمعہ؟
بعض علماء (حنابلہ) کا قول ہے کہ شب جمعہ شب قدر سے افضل ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ
شب جمعہ سے شب قدر افضل ہے۔ البتہ دوسری باعظمت راتوں سے شب جمعہ افضل ہے لیکن
اکثر علماء کا بیان ہے کہ شب قدر شب جمعہ اور دیگر متبرک راتوں سے افضل ہے۔

دلائل افضلیت شب جمعہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شب جمعہ کو تمام اہل اسلام کو بخش دیتا ہے
اور یہ ایسی فضیلت ہے جو کسی دوسری رات کے متعلق ثابت نہیں ہوئی
(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باعظمت رات اور روشن دن (یعنی جمعہ کے رات اور دن میں
مجھ پر بکثرت درود پڑھا کرو۔ پس جمعہ کی رات اور دن حضور انور کے اختیار کردہ ہیں اور منتخب
چیز بہتر ہوا کرتی ہے۔
(۳) شب جمعہ اپنے دن کی تابع ہے اور روز جمعہ کی فضیلت میں جو کچھ وارد ہے وہ شب قدر
کے دن کی فضیلت میں وارد نہیں۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی دن پر سورج
طلوع نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کے پاس جمعہ کے دن سے زیادہ بزرگ و محبوب ہو۔
(۴) ارشاد نبویؐ ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز قیامت تمام دنوں کو ان کی شکل پر اٹھائے گا۔ لیکن جمعہ
ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ وہ روشن اور تاباں ہوگا اور اس کے اصحاب (یعنی جمعہ کے دن
عبادت کرنے والے) اس کو ایسی دلہن کی طرح گھیرے رہیں جو اپنے خاوند کے پاس بھیجی جا
ہو۔ ان کیلئے یہ روز جمعہ منور ہوگا اور یہ اسی کی روشنی میں چلیں گے۔ ان کے رنگ برف کی طرح
شفاف نورانی ان کی خوشبو مشک کے مانند ہوگی۔ اہل موقف جن وانس ان کی طرف متحیر و متعجب

ہو کر دیکھتے رہ جائیں گے۔ یہاں تک کہ یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے۔
سوال ا۔ اللہ تعالیٰ نے شب قدر کے متعلق فرمایا ہے کہ ہزار مہینوں سے افضل ہے شب جمعہ کے
متعلق تو ایسا ارشاد نہیں ہے؟
جواب ا۔ اس سے مراد وہ ہزار مہینے ہیں جن میں شب جمعہ نہ ہو۔ جیسا کہ آیت کی تفسیر میں کہا
گیا ہے کہ شب قدر ان ہزار ماہ سے افضل ہے جن میں شب قدر نہ ہو۔
(۵) شب جمعہ کی فضیلت اس سے بھی ثابت ہے کہ شب جمعہ جنت میں بھی باقی رہے گی
اور روز جمعہ ہی کو اللہ عزوجل کا دیدار جنتیوں کو نصیب ہوگا
(۶) شب جمعہ دنیا میں بالیقین معلوم ہے اور شب قدر کا علم ظنی ہے۔

دلائل افضلیت شب قدر

(۱) شب قدر ہزار ماہ یعنی (۸۳) سال چار ماہ سے افضل ہے اور یہ فضیلت شب جمعہ کو نہیں ہے۔
(۲) شب قدر حضور انورؐ کو آپ کی امت کی عمروں کی کمی کی وجہ سے عطا ہوئی کہ اس وجہ سے
آپ کی امت کا نیک عمل پہلی امتوں کے طویل عمر والوں سے بڑھ جائے۔
(۳) سعید بن المسیبؓ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں مغرب و عصر میں حاضر ہوا اس نے
حصہ پالیا ہے۔
(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کہ جس نے شب قدر میں مغرب وعشاء جماعت سے
پڑھی اس نے شب قدر سے حصہ پالیا۔
(۵) جس نے سورہ قدر پڑھا اس نے چوتھا حصہ قرآن کا پڑھا۔

تعین شب قدر کے متعلق علماء کے متعدد اقوال

شب قدر تمام سال میں دائر ہے اور منتقل ہوتی رہتی ہے۔
ال تمام میں ایک رات معین ہے منتقل نہیں ہوتی۔

رمضان میں ہے مگر متعین نہیں کہ کونسی شب ہے کبھی متقدم ہوتی ہے کبھی متاخر

شب قدر رمضان میں ہے اور متعین ہے متقدم و متاخر نہیں ہوتی

شب قدر رمضان کے درمیانی اور آخری دہے میں ہے۔

شب قدر رمضان کے آخری دہے کی طاق راتوں میں ہے

رمضان کی جفت راتوں میں ہے۔

رمضان کی سترھویں شب میں ہے۔

رمضان کی انیسویں شب میں ہے۔

رمضان کی اکیسویں شب میں ہے۔

رمضان کی تیسویں شب میں ہے۔

رمضان کی چوبیسویں شب میں ہے۔

رمضان کی پچیسویں شب میں ہے۔

رمضان کی ستائیسویں شب میں ہے۔

شب قدر رمضان کی انتیسویں شب میں ہے۔

ماہ رمضان کی آخری رات ہے (بحوالہ نووی زرقانی اشعۃ اللمعات ۱۲)

غرض شب قدر کی تعین کے متعلق جس قدر نشانیاں بیان کی گئی ہیں وہ سب ظنی ہیں۔ دلائل قطعیہ نہیں ہیں اور کسی شخص کو اس میں یقین نہیں ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقینی طور پر معلوم بھی ہوگا تو بھی آپ ؐ کو صحابہ پر اس کے تعین کی آگاہی کے متعلق حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اگر کسی صحابی کو اطلاع دی گئی بھی ہوگی تو انہیں اظہار کی ممانعت ہوگی کہ اخفائے شب قدر کی حکمت متاثر نہ ہو۔ حضرت ابی ابن کعبؓ کا ستائیسویں شب کے شب قدر ہونے پر قسم کھانا بھی غلبہ ظن کی وجہ سے تھا اور گمان غالب پر قسم کھانا جائز ہے کوئی مواخذہ نہیں۔ اسی طرح جس نے بھی کہا ظن غالب اور اجتہاد کی وجہ سے کہا ہے اور مجتہد خطا بھی کرتا ہے اور صواب بھی

(بحوالہ اشعۃ اللمعات ۱۲)

شب قدر رمضان میں ہے

قرآن مجید سے ثابت ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے اس لئے کہ سورہ قدر میں ہے انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر (ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے) اور سورہ بقرہ میں ہے شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (رمضان کا مہینہ وہ ہے کہ جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے) ان دونوں آیتوں کو جمع کرنے سے ثابت ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے کیوں کہ قرآن کا نزول شب قدر اور رمضان میں ہوا ہے۔

شب قدر کے متعلق اقوال اور انکے دلائل

(۱) شب قدر تمام سال میں کوئی ایک رات ہے۔

دلیل ۱۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ شب قدر تمام سال میں دائر ہے (بحوالہ نووی ۱۲) آپ ہی کا قول ہے کہ شب قدر میں عبادت کی نیت پہلی محرم سے آخری سال تک کرے تو وہ یقیناً شب قدر کا پانے والا ہوگا (بحوالہ۔ نزہۃ المجالس) ۱۲)

بعض صحابہؓ نے ابن مسعودؓ کے اس قول کی توجیہ یہ کی ہے کہ اگرچہ ابن مسعود یہ جانتے تھے کہ شب قدر رمضان میں ہے مگر انہوں نے چاہا کہ لوگ ہمیشہ شب بیداری کی عادت رکھیں

(بحوالہ نووی ۱۲)

(۲) شب قدر کل رمضان میں ہے۔

دلیل۔۔۔ یہ قول ابن عمر اور صحابہ کی ایک جماعت کا ہے۔ حدیث میں ہے کہ ابوذرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ شب قدر رمضان میں ہے یا غیر رمضان میں؟ حضور نے فرمایا۔ رمضان میں ہے (بحوالہ نسائی و مسند احمد بن حنبلؒ ۱۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شب قدر کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ پورے رمضان میں ہے (بحوالہ۔۔۔ ابوداؤد ۱۲)

ابو حنیفہؒ سے منقول ہے کہ شب قدر کو ابتدائے رمضان سے آخر تک تلاش کرو (بحوالہ ۔۔ مواہب ۱۲)

(۳) شب قدر رمضان کے آخری دہے میں ہے۔

دلیل۔۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شب قدر کو عشر الاواخر میں ڈھونڈو (بحوالہ ابن ابی شیبہ در منثور ۱۲)

(۴) شب قدر رمضان کی آخری سات راتوں میں ہے۔

دلیل ا۔۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ صحابہ میں سے چند صاحبوں نے شب قدر کو خواب میں دیکھا کہ وہ

دلیل ا۔۔ حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو سترھویں رمضان کی رات میں تلاش کرو (بحوالہ ابو داود ۱۲)

حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ رمضان کی سترھویں شب کو شب قدر تھی اور اسی شب کی صبح کو بدر میں مشرکین قریش سے جنگ واقع ہوئی تھی بحوالہ تفسیر کبیر ۱۲)

(۸) شب قدر رمضان کی انیسویں رات کو ہے۔

دلیل۔۔ حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ سے منقول ہے (بحوالہ نووی

(۹) شب قدر اکیسویں رمضان کو ہے۔

کسی ضرورت کیلئے نہیں نکلتے (یعنی اعتکاف کرتے) پھر نماز فجر پڑھ کر اپنے مقام کو راہی ہوتے (بحوالہ ابوداؤد ملخصا ۱۲)

(۲) حضرت عبداللہ بن انیس نے کہا کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے شب قدر دکھائی گئی پھر بھلادی گئی۔ مجھے دکھایا گیا کہ گویا میں شب قدر کی صبح میں پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا رہا ہوں پس رات میں ہم پر پانی برسا حضور انور نے ہم کو نماز فجر پڑھائی میں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی اور بینی مبارک پر پانی مٹی کا اثر ظاہر تھا اور یہ تیسویں رمضان کی صبح تھی (بحوالہ بخاری ۱۲)

حضرت بلالؓ سے روایت ہیکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شب قدر کے متعلق یہ فرماتے سنا کہ شب قدر رمضان کے آخری عشرہ کے ابتدائی ہفتے میں ہے یعنی تیسویں شب کو ہے (بحوالہ مسند حنبل ۱۲)

(۱۱) شب قدر رمضان کی چوبیسویں شب ہے

دلیل۔۔(۱) حضرت ابو سعیدؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر رمضان کی چوبیسویں رات میں ہے (بحوالہ۔ بخاری و مسلم ۱۲)

۲) حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ شب قدر کو چوبیسویں شب میں تلاش کرو (بحوالہ بخاری ۱۲)

(۱۲) شب قدر رمضان کی پچیسویں کو ہے۔

دلیل۔۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو نویں باقیہ ساتویں باقیہ اور پانچویں باقیہ یعنی طاق راتوں میں (۲۱،۲۳،۲۵،۲۷ رمضان میں تلاش کرو (بحوالہ بخاری ۱۲)

شب قدر رمضان کی ستائیسویں رات میں ہے۔

دلیل۔۔(۱) حضرت زر بن حبیشؓ سے روایت ہے کہ میں نے ابی بن کعبؓ سے کہا کہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ جو شخص سال بھر تک راتوں کو جاگے گا اسی کو شب قدر ملے گی تو انہوں نے

کہا کہ قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ شب قدر رمضان میں ہے اور شب قدر اسی شب میں ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جاگنے کا اور نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ اور وہ ستائیسویں شب ہے (رمضان کی) اور اس کی علامت یہ ہیکہ اس کی صبح آفتاب مثل طشت سفید رنگ کا طلوع ہوتا ہے۔ اور اس میں شعاع نہیں ہوتی (بحوالہ مسلم مسند حنبل ۱۲)

(۲) حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے (بحوالہ ابوداود)

(۳) حضرت ابن عباس نے کہا کہ لیلۃ القدر میں نو حروف ہیں اور یہ کلمہ سورہ قدر میں تین بار آیا ہے اور جب (۳) کو (۹) سے ضرب دیں (۳×۹) ۲۷ ہوتے ہیں یعنی لیلۃ القدر کو تین بار ذکر فرمانے میں اشارہ ہے کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے (بحوالہ۔ تفسیر کبیر ۱۲)

(۴) سورہ قدر میں تیس کلمے ہیں اور (ھی) کا کلمہ ستائیسواں ہے یہ بھی ضمیر ہے جو لیلۃ القدر کی طرف پھرتی ہے۔ گویا اشارہ ہے کہ وہ شب قدر ستائیسویں ہے (بحوالہ غرائب القرآن تفسیر ابن کثیر ۱۲)

حضرت عمرؓ نے صحابہؓ سے شب قدر کے متعلق دریافت کیا تو سب نے بالاتفاق کہا کہ شب قدر رمضان کے آخری دہے میں ہے اور اسی دہے کی مختلف راتوں کا ذکر کیا لیکن ابن عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ شب قدر ستائیسویں رمضان کو ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اعداد میں طاق عدد پسند ہے اور طاق عددوں میں سات کا عدد زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ

(۱) آسمان سات ہیں

(۲) زمین سات ہیں

(۳) راتیں ساتھ ہیں

(۴) دن سات ہیں

(۵) دریا سات ہیں

(۶) صفا و مروہ کے درمیان سعی سات مرتبہ ہے۔

(۷) طواف کعبہ سات بار

(۸) رمی جمار سات دفعہ ہے۔

(۹) انسان کی پیدائش سات چیزوں سے ہے (لقد خلقنا الانسان من سلالۃ سے فکسونا العظام لحما (پارہ ۱۸ اور کوع ۱ تک اس کا ذکر ہے)

(۱۰) انسان کی روزی سات جنسوں سے ہے (فانبتنا فیہا حبا سے فاکھۃ تک (پارہ ۳۰ سورہ عبس میں دیکھیں)

(۱۱) انسان کے چہرہ میں سات سوراخ ہیں۔

(۱۲) حم کے سورے سات ہیں

(۱۳) سورہ الحمد میں سات آیتیں ہیں۔

(۱۴) قرات قرآنی سات لغات پر ہے۔

(۱۵) بار بار پڑھی جانے والی آیات سات ہیں یعنی سبع المثانی۔

(۱۶) سجدہ سات اعضاء پر ہے۔

(۱۷) دوزخ کے دروازے سات ہیں۔

(۱۸) دوزخ کے نام سات ہیں۔

(۱۹) دوزخ کے طبقے سات ہیں۔

(۲۰) اصحاب کہف سات ہیں

(۲۱) قوم عاد ہوا سے سات راتوں میں ہلاک ہوئی۔

(۲۲) حضرت یوسفؑ قید خانے میں سات سال رہے۔

(۲۳) گائیں جن کا ذکر سورہ یوسف میں ہے سات ہیں۔

(۲۴) زمانہ یوسف میں قحط کے سال سات ہیں

(۲۵) ان ہی کے زمانے میں فراخی کے برس بھی سات ہیں

(۲۶) پانچ وقت کی نمازوں کی فرض رکعتیں سترہ ہیں

(۲۷) قرآن میں ہے جب تم حج سے واپس جاؤ تو سات روزے رکھو۔

(۲۸) عورتوں سے نسبی رشتے سات حرام ہیں

(۲۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس برتن میں کتا منہ ڈالدے اس کو سات بار دھونا چاہیئے جس میں ایک بار مٹی سے دھونا شامل ہے۔

(۳۰) سورہ قدر کے حروف (سَلامٌ هِيَ) تک ستائیس ہیں

(۳۱) حضرت ایوبؑ مصیبت میں سات سال مبتلا رہے۔

(۳۲) حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا جب میں سات برس کی تھی۔

(۳۳) ایام العجوز (سخت جاڑوں کے دن) سات ہیں

(۳۴) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے شہید سات ہیں۔ (راہ خدا میں قتل ہونے والا، طاعون و وبا سے مرنے والا، سل کی بیماری سے مرنے والا، غریق حریق پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، نفاس سے مرنے والی عورت۔

(۳۵) اللہ تعالیٰ نے سورہ شمس میں سات چیزوں کی قسم کھائی ہے۔

(۳۶) حضرت موسیٰ کا قد (اس وقت کے) سات گز کا تھا۔

(۳۷) حضرت موسیٰ کے عصا کا طول سات گز کا تھا

جب ثابت ہو گیا کہ اکثر اشیاء سات ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو آگاہ فرمایا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے (بحوالہ تفسیر ابن کثیر تفسیر کبیر غنیۃ الطالبین ۱۲)

(۶) صاحب تفسیر غرائب القرآن نے لکھا ہے کہ ستائیسویں شب شب قدر ہونے کے احتمالات میں سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تفسیر لکھتے ہوئے اس سورہ (یعنی سورہ قدر) کی تفسیر کی جب نوبت آئی تو ستائیسویں رمضان ۳۳ ہجری تھی۔ گویا یہ بھی اشارہ تھا کہ شب قدر ۲۷ رمضان کو ہے (بحوالہ غرائب القرآن ۱۲)

(۱۴) شب قدر رمضان کی انیسویں شب ہے۔

دلیل۔۔ احادیث سے ثابت ہے کہ شب قدر آخری دہے کی طاق راتوں میں ہے اور انتیس تاریخ طاق رات ہے۔ اور اس رات میں ماہ رمضان کی تمام عبادتیں اختتام کو پہنچتی ہیں۔ پہلی رمضان گویا مثل آدم ہے اور آخر رمضان مثل محمد ﷺ کے ہے جس کا باہمی فرق ظاہر ہے اور حدیث میں ہے کہ آخر رمضان میں اتنے مسلمان دوزخ سے آزاد کیئے جاتے ہیں جتنے کہ اول ماہ سے اس وقت تک آزاد کیئے جا چکے ہیں۔ اور اس لیئے بھی کہ پہلی رات شکر کی ہے اور آخری رات فراق و صبر کی۔ اور جو فرق شکر اور صبر و فراق میں ہے وہی فرق پہلی اور آخری رات میں ہے۔ (بحوالہ تفسیر کبیر ۱۲)

ضابطہ شناخت شب قدر

شیخ ابوالحسنؒ فرماتے ہیں کہ جب میں بالغ ہوا ہوں لیلۃ القدر کی رویت مجھ سے فوت نہیں ہوئی (ہر سال برابر پاتا رہا) ضابطہ یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔

(۱) اگر رمضان کی پہلی یکشنبہ کو ہو تو شب قدر ۲۹ رمضان کو ہوگی۔

(۲) اگر رمضان کی پہلی دوشنبہ کو ہو تو شب قدر ۲۱ رمضان کو ہوگی

(۳) اگر رمضان کی پہلی سہ شنبہ کو ہو تو شب قدر ۲۷ رمضان کو ہوگی

(۴) اگر رمضان کی پہلی چہار شنبہ کو ہو تو شب قدر ۲۹ رمضان کو ہوگی

(۴) اگر رمضان کی پہلی پنجشنبہ کو ہو تو شب قدر ۲۵ رمضان کو ہوگی

(۶) اگر رمضان کی پہلی جمعہ کو ہو تو شب قدر ۲۷ رمضان کو ہوگی

(۷) اگر رمضان کی پہلی شنبہ کو ہو تو شب قدر ۲۳ رمضان کو ہوگی

شب قدر کا تعین یقینی نہیں!

شب قدر کے تعین کے متعلق جس قدر روایات بیان کی گئیں ہیں وہ سب ظنی ہے دلائل قطعیہ

نہیں ہیں اور کسی شخص کو اس میں یقین نہیں ہے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یقینی طور پر معلوم بھی ہو گا تو بھی آپؐ کو صحابہ پر اس کے یقین کے آگاہی کے متعلق حکم نہیں دیا گیا تھا۔ اگر کسی صحابی کو اطلاع دی گئی بھی ہوگی تو انہیں بھی اس کے اظہار کی ممانعت ہوگی کہ اخفائے شب قدر کی حکمت متاثر نہ ہو۔ حضرت ابی بن کعبؓ کا ستائیسویں شب کے شب قدر ہونے پر قسم کھانا بھی غلبہ ظن کی وجہ سے تھا اور گمان غالب پر قسم کھانا جائز ہے۔ جس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اسی طرح جس نے بھی کہا ظن غالب اور اجتہاد کی وجہ سے کہا اور مجتہد خطا بھی کرتا ہے اور صواب بھی (بحوالہ اشعۃ اللمعات ۱۲)

یہ بھی ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں مراتب بلند ہونے کیلئے شب قدر رمضان کے اول سے دوسری تاریخوں میں منتقل رکھی گئی۔ پھر عشرہ آخر میں رکھی گئی لیکن کوئی تاریخ معین نہیں کی گئی جب تکمیلہ ہو چکا اور حضور انور کی وفات شریف کا زمانہ قریب ہوا تو تمام شرائع محکم کر دیئے گئے اور اس میں شب قدر بھی ستائیسویں کو مقرر کر دی گئی (بحوالہ مواہب ۱۲)

مسلمانوں کو چاہیئے کے وہ ماہ رمضان کی سب راتوں میں عبادت کی کوشش کریں اور عشرہ اخیر میں زیادتی کریں (بحوالہ ابن کثیر ۱۲) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ جب عشرہ اخیر آتا تو نبیؐ اپنا تہمد کس لیتے (یعنی اپنی اہل کے پاس نہ جاتے اور عبادت کیلئے زیادہ مستعد ہو جاتے) اور شب بیداری فرماتے اور نماز و عبادت کیلئے اپنی اہل کو بیدار فرماتے۔ (بحوالہ بخاری ۱۲)

شب قدر مسلمانوں کے باہمی جھگڑے بھلا دی گئی!

حضرت عبادہ ابن صامتؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو شب قدر دکھائی گئی تو آپ کاشانہ نبوت سے باہر تشریف لائے کہ ہم کو شب قدر کی اطلاع دیں۔ اس اثناء میں دو شخص آپس میں جھگڑنے لگے۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس لیئے باہر آیا تھا کہ تمہیں شب قدر سے آگاہ کروں کہ

کونسی رات ہے۔ مگر دو شخصوں نے باہمی نزاع و خصومت کی بس وہ رات اٹھالی گئی اور مجھے اس کی معینہ تاریخ بھلا دی گئی ان کے نزاع کی وجہ سے مگر قریب ہے شب قدر کا یہ اٹھالیا جانا اور مجھے بھلا دیا جانا۔ تمہارے لیئے بہتر ہی ہو کہ سعی اجتہاد و کثرت عبادت کا باعث ہے۔ پس تم لوگ شب قدر کو اکیسویں، ستائیسویں اور پچیسویں میں تلاش کرو (بخاری اشعۃ اللمعات ۱۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باہمی اختلاف و خصومت نہایت بری چیز ہے جو برکات خیرات سے محرومی کا باعث ہوتی ہے چنانچہ شب قدر جیسی عظیم برکت و نعمت کا علم اٹھا لیا گیا اور امت مرحومہ اس کی آگاہی سے محروم ہوگئی۔ جو علماء اور طلباء علم خواہ مخواہ بحث و مباحثہ اور باہمی جھگڑے، اختلافات برپا کرتے ہیں یا وہ مسلمان جو ذرا ذرا سی بات اور معمولی مسائل پر باہمی جھگڑے قائم کرتے ہیں۔ اس سے متنبہ ہوں کہ یہ جھگڑے خیر و برکت کے ارتفاع کا باعث ہوتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ بندہ کبھی رزق سے صرف ایک گناہ کی وجہ سے محروم ہو جاتا ہے۔ (فقیر فاضل ۱۲)

شب قدر کے اخفاء میں حکمتیں

شب قدر کو باوجود اس شرف و عظمت کے خدا تعالیٰ نے لوگوں سے پوشیدہ رکھا جس طرح حسب ذیل باعظمت چیزوں کو مخفی رکھا اور اس اخفاء میں خاص حکمتیں ہیں۔

(۱) ساعت قبولیت دعا کو جمعہ کے دن میں پوشیدہ رکھا کہ حتی المقدور ہر وقت دعا و عبادتوں میں مشغول رہیں۔

(۲) صلوٰۃ وسطیٰ کو پانچوں نمازوں میں مخفی رکھا کہ تمام نمازوں کی حفاظت کریں۔

(۳) دعاؤں میں قبولیت کو پوشیدہ رکھا تا کہ تمام دعاؤں میں مبالغہ کریں۔

(۴) اسم اعظم کو اسمائے باری تعالیٰ میں مخفی رکھا تا کہ تمام اسماء حسنیٰ کی تعظیم کریں

(۵) اولیاء اللہ کو عام لوگوں میں پوشیدہ رکھا کہ لوگ ہر ایک کی تعظیم کریں

(۶) توبہ کی قبولیت مخفی رکھی کہ گنہگار ہر وقت توبہ کیا کرے

(۷) موت کا وقت پوشیدہ رکھا تا کہ انسان ہمیشہ خائف رہے۔

(۸) اپنی رضامندی کو طاعتوں میں پوشیدہ رکھا کہ ہر قسم کی اطاعت کی طرف رغبت کریں۔

(۹) اپنے غضب کو گناہوں میں پوشیدہ رکھا کہ بندے ہر ایک گناہ سے بچیں۔

شب قدر کے پوشیدہ رکھنے میں حسب ذیل حکمتیں ہیں

(۱) بندوں کو شب قدر کی تلاش و جستجو کا ثواب ملے

(۲) رمضان کی تمام راتوں کی تعظیم کریں کہ شاید کسی رات شب قدر ہو

(۳) محنت و سعی عبادت میں کوتاہی نہ کریں اور غفلت و کوتاہی سے بچیں

(۴) شب قدر میں کیے ہوئے نیک اعمال پر بھروسہ نہ کر بیٹھیں کہ ہم نے ہزار ماہ سے بہتر عشرات میں عمل کر لیا ہمیں اعلیٰ مدارج حاصل ہو چکے ہیں۔ پھر اس دھوکہ میں آکر شب قدر کے بعد نیک عمل نہ کریں اور امید بخشش غالب ہو جائے اور وجہ ہلاکت بن جائے۔

(۵) شب قدر کو اسطرح مخفی رکھا جس طرح ہر شخص کو اس کی مقدار عمر سے بے خبر رکھا تا کہ جس کی عمر طویل ہو وہ یوں نہ کہے کہ دنیا میں عیش و نشاط سے زندگی بسر کرتا جاؤں گا جب اختتام عمر سے قربت ہو تو فوراً تائب ہو کر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاؤں گا اور عمل صالح پر میرا خاتمہ ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ نے عمروں کو پوشیدہ رکھا کہ ہمیشہ لرزاں و ترساں رہیں۔ اور نیک عمل کیا کریں اور انہیں موت بہتر حال پر آئے اور دنیا میں بھی لذتوں سے بہرہ اندوز ہوں اور آخرت میں رحمت باری کی وجہ سے عذاب سے نجات پائیں۔

(۶) اگر شب قدر ظاہر ہوتی نیک [illegible]ے تو اس رات میں عبادت کر کے ہزار مہینوں کی طاعتوں کا ثواب کما لیتے لیکن شہوت پرست اور غرق ہوا و ہوس کے بندے اپنی خواہشات نفسانی کی تکمیل میں اس متبرک رات میں بھی گناہ کرتے اور گناہوں میں رات گزارنے کی جہت سے ہزار مہینے کا عذاب حاصل کرتے۔ پس رحمت الٰہی مقتضی نہ ہوئی کہ گناہ گار اس طرح مورد عتاب ہوں اور دیدہ و دانستہ اس رات گناہ کریں اگرچہ شب قدر معلوم ہونے کی وجہ سے بعضوں کو اس رات میں ثواب عظیم حاصل ہوتا مگر حصول منفعت سے دفع ضرر زیادہ بہتر ہے۔

اس لئے شب قدر کو پوشیدہ رکھا گیا کہ اس رات میں عبادت کرنے والوں کو تو عبادت ہزار ما
ثواب ملے۔ مگر گناہگار ہزار مہینوں کے گناہوں کے عذاب سے بچ جائیں کہ دیدہ و دانستہ گن
شب قدر میں نہیں کیا ہے۔ چنانچہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت مسجد م
داخل ہوئے۔ ایک شخص کو دیکھا کہ سو گیا ہے۔ حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اس کو بیدار کرو اور کہو
وضو کرلے حضرت علیؓ نے اس کو بیدار کیا پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپ نیکیوں کی طرف سبقت
کرنے والے ہیں خود بیدار کیوں نہیں فرمایا۔ ارشاد ہوا اگر میں اس کو بیدار کرتا اور وہ اٹھنے سے
انکار کرتا کافر ہو جاتا اور تمہارے خلاف کرنا کفر نہیں ہے میں اس خیال سے کہ اس کے گناہ م
تخفیف ہو تمہیں بیدار کرنے کہا۔ جب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی رحمت کا یہ حال ہے
خداوند کریم کی رحمت کا کیا ٹھکانہ گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندے جب تو نے شب قدر
پہچان لیا پس اگر اس میں عبادت کرے گا ہزار مہینے کا ثواب پائے گا۔ اگر نافرمانی کرے گا ہز
ماہ کا عذاب پائے گا۔ لیکن تجھ سے عذاب کا دور کرنا بہتر ہے ثواب عطا کرنے سے پس رحم
الٰہی میں ہے کہ بندہ شب قدر کو بالیقین نہ جانے تاکہ شب قدر میں گناہ کرکے عمداً عاصی
نہ ٹھہرے۔

(شب قدر کا طالب سال بھر عبادت میں گزارے یا کم از کم ماہ رمضان خصوصاً عشرہ اخیرہ م
بڑی کوشش کرے۔ نیکی کرنا تو اسی رات میں بڑی قبولیت کا باعث ہے مگر اس رات میں گناہ کر
بھی قہر الٰہی کا سبب ہے۔ مثلاً جو شخص خاص بادشاہ کے دربار میں بغاوت و نافرمانی ظاہر کرتا
وہ بہ نسبت اوروں کے سزا کا زیادہ مستحق ہوتا ہے اس لئے اس بات کی زیادہ احتیاط چاہئے
جن راتوں میں شب قدر ہونے کا احتمال ہے ان میں گناہوں سے بچے اور غفلت و عیش میں
گزارے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شب قدر کی برکت سے محروم رہا وہ سب بھلائیو
سے محروم رہا۔ یعنی بڑا ہی بدنصیب ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جس کو دربار اور انعام و اکرام کے و
بھی حضوری نصیب نہ ہوئی تو پھر اسے خلوت میں کیا مل سکتا ہے۔ پھر یہ بھی نہیں معلوم کہ زند
میں یہ رات اس کو پھر نصیب بھی ہوتی ہے یا نہیں۔ زندگی کا بھروسہ کیا اس لئے ہر رات کی ق

کرنے والے کو وہ رات بھی نصیب ہوتی ہے

ہر شب شب قدر است اگر قدر بدانی اسی لیئے ہمیشہ سے صالحین کا راتوں کو جاگنا عبادت کرنا نماز تہجد پڑھنا دستور رہا ہے (۸) بندہ جب شب قدر کی تلاش کوشش کرتا ہے اور بہت سی راتیں بیداری میں گزارتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں پر فخر کرتا ہے کہ تم تو کہتے تھے انسان زمین میں فساد و خونریزی کرے گا حالانکہ میرے بندے صرف شب قدر کے گمان میں راتوں کو عبادت کر رہے ہیں۔ اگر میں شب قدر معلوم کر دیتا تو ان کا عبادت میں کیا حال ہوتا فرشتو یہی بھید ہے جو میں نے پیدائش آدم کے وقت تم سے کہا تھا کہ میں خوب جانتا ہوں تم نہیں جانتے (کبیر لمعات غنیہ حقانی ۱۲)

علاماتِ شب قدر

احادیث سے شب قدر کی حسب ذیل علامتیں ثابت ہیں

(۱) شب قدر صاف و خوشنما رہتی ہے گویا کہ چاندنی رات ہے۔

(۲) اس میں نہ سردی رہتی ہے نہ گرمی (یعنی سردی و گرمی شب قدر میں ناگوار نہیں معلوم ہوتی)

(۳) شب قدر میں کوئی تارہ نہیں ٹوٹتا

(۴) شب قدر کی صبح کو سورج کمزور اور سرخ نکلتا ہے اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔

(۵) شب قدر میں صبح تک شیطان نہیں نکلتا۔ کثرت ملائکہ کی وجہ سے مخفی ہو جاتا ہے۔

(۶) شب قدر میں کھارا پانی میٹھا ہو جاتا ہے

(۷) ہر مکان نورانی معلوم ہوتا ہے۔ درخت سجدہ ریز ہو کر اٹھ جاتے ہیں

(۸) فرشتوں کا سلام و خطاب اہل دل کو مسموع ہوتا ہے

(۹) دعا مستجاب ہوتی ہے (ابن کثیر مسند حنبل تفسیر زرقانی

شب قدر میں نزول ملائکہ

تنزل الملٰئکۃ والروح فیھا باذن ربھم (شب قدر) میں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے نازل ہوتے ہیں شب قدر کی یہ دوسری فضیلت بیان فرمائی ہے کہ اس رات میں فرشتے اور روح الامین حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے اترتے ہیں تاکہ اہل کمال سے ملاقات کریں۔ اور بنی آدم کے اعمال سے منور ہوں اور ان کیفیتوں کو معلوم کرکے لذتیں اٹھائیں جو اہل زمین کی ذات میں اپنے محبوب و معبود کی نسبت سے حاصل ہوتی ہیں۔ فرشتوں کا نزول اس لئے بھی ہے کہ آسمانوں کو زمینوں کی کیفیتیں بطور انعکاس حاصل ہوں۔ بہر دونوں جماعتوں میں کمالات علوی و سفلی بطور انعکاس انوار جلوہ گر ہوں دونوں قسموں سے ایک شکل مرکب ہو کر صورت کمال اختیار کرے جو جو کمال ہر ہر فرد میں مندرج تھے اجتماع و ہیئت وجدانی کے باعث اور دوسرا رنگ ظاہر کریں جس طرح معجون مرکب کا مزاج مختلف الکیفیۃ اجزا سے ہر ہر فرد کی تاثیر کے علاوہ ایک دوسری تاثیر پیدا کرتا ہے اور یہ طلسمات الٰہی سے ایک طلسم ہے کہ اس طریقے ناقص کو کامل کے حساب میں داخل کر لیتے ہیں اور اسی وجہ سے نماز با جماعت تنہا نماز سے افضل قرار دی گئی اور جس قدر جماعت کثیر ہوتی ہے اس قدر وہ نورانیت اور مقبولیت میں زیادہ موثر ہوتی ہے (بحوالہ تفسیر کبیر فتح العزیز ۱۲)

بعض علماء کہتے ہیں کہ تمام ملائکہ کے بعد دیگرے ایمانداروں کے دیکھنے اور ملنے کیلئے آتے ہیں پھر بعض آسمان دنیا ہی تک اتر کر رہ جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ایک وقت فرشتوں نے انسان کے متعلق باری تعالیٰ سے عرض کیا تھا کہ "اتجعل فیھا من یفسد فیھا الخ (بار الہا کیا زمین پر ایسی قوم پیدا کرتا ہے جو اس میں فساد و خون ریزی کرے) مگر اللہ تعالیٰ نے اس انسان پر انعام و اکرام کیے اور بتدریج ایسی ترقی دی کہ وہی فرشتے اب اس کے کمالات کے مشتاق ہو کر آسمان سے اتر آتے ہیں اور ایک وقت ایسا تھا کہ انسان قطرہ منی یا خون کا لوتھڑا تھا کہ اس سے ماں باپ کو بھی اس سے کراہیت ہوتی تھی۔ چنانچہ منی یا خون، حیض کپڑوں کو لگ جاتا تو یہ فوراً

دھو ڈالتے بلکہ بعض وقت تو استقاط حمل کی کوششیں کیں اللہ تعالیٰ نے اس کو صورت جمیلہ عطا فرمائی اور رحم مادر سے جب باہر آیا تو ماں باپ اور خویش و اقارب اس پر شیدا ہونے لگے بعد ازاں جب کمالات روحانیہ میں ترقی کی تو شب قدر میں عالم بالا کے لوگ اپنی مناسبت سے اس کو دیکھنے آئے (بحوالہ۔۔ تفسیر کبیر وحقانی)

بعض علماء فرماتے ہیں کہ سب ملائکہ نہیں بلکہ فرشتوں کا ایک خاص گروہ جبرائیل کی سرداری میں نازل ہوتا ہے پھر جب یہ فرشتے اوپر جاتے ہیں تو اوپر کے ملائکہ اور جنت کے کارکن ان سے حال دریافت کرتے ہیں پھر وہ ایک ایک مرد اور عورت کا نام لے لے کر حال بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ فلاں شخص کو اب کے ایک سال عبادت میں پایا اور فلاں کو خراب و خستہ حالت میں دیکھا۔ فرشتے یہ سن کر نیک بندوں کیلئے دعا کرتے ہیں اور بروں کیلئے استغفار اور اظہار افسوس کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جب شب قدر ہوتی ہے حق تعالیٰ کے حکم سے جبرائیلؑ مع ستر ہزار فرشتوں کے نور کے جھنڈے لئے نازل ہوتے ہیں پھر یہ علم چار مقامات پر نصب کر دیتے ہیں۔

(۱) کعبۃ اللہ پر

(۲) روضہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

(۳) بیت المقدس پر

(۴) طور سینا پر

پھر فرشتے بحکم جبرائیل منتشر ہو جاتے ہیں۔ پھر مومن و مومنہ کے ہر گھر میں یہ فرشتے داخل ہوتے ہیں صرف ایسے گھروں میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا سور شراب یا شرابی یا زنا کار زنا سے حالت خباثت میں ہو یا گھر میں کوئی تصویر ہو گھنٹہ ہو یا خس و خاشاک اور پلیدی ہو یہ فرشتے تسبیح و تقدیس بیان کرتے ہیں اور امت محمدیہ کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ جب وقت فجر ہو جاتا ہے واپس ہو جاتے ہیں (تفسیر کبیر نزہۃ المجالس مواہب ۱۲)

سوال۔۔کسی روایت سے بعض ملائکہ کا اور ظاہر آیت سے کل ملائکہ نازل ہونا ثابت ہے ان دونوں میں مطابقت کس طرح کی جائے

جواب۔۔سب ملائکہ وقت واحد میں نہیں اترتے بلکہ گروہ در گروہ نازل ہوتے ہیں اس لیے کہ وسعت زمین سب ملائکہ کیلئے کافی نہیں ہو سکتی۔ ملائکہ اسی طرح آتے ہیں جس طرح طواف کیلئے حاجی خانہ کعبہ میں جوق در جوق داخل ہوتے ہیں (تفسیر کبیر ۱۲)

سوال۔۔ملائکہ کا نزول تو ہر رات میں ہوا کرتا ہے شب قدر کی کیا خصوصیت ہے

جواب۔۔شب قدر میں نزول ملائکہ رب عزوجل کی اجازت سے ہوا کرتا ہے۔ رات کو جو تعداد مقرر ہے نازل ہوتی ہے یا وہ خاص گروہ جس کو نزول کا حکم ہوتا ہے۔ مگر شب قدر بکثرت ملائکہ و روح کو نزول کی اجازت ہوتی ہے کہ اس کے سوا ہر روز رات میں جو ملائکہ آتے ہیں ان کے احکام رحمت و عذاب وغیرہ سب طرح کے ہوتے ہیں اور شب قدر میں رحمت و برکات کے سات آتے ہیں۔ اگرچہ اس رحمت و برکت کا ظہور فقط قابل رحمت و برکت بندوں کیلئے مخصوص ہے غیروں کیلئے ان کی برکات سے محروم ہونا ہی ایک عذاب ہے (مواہب الرحمن)

رُوح سے کیا مراد ہے؟

روح کے متعلق مختلف اقوال ہیں

(۱) روح سے مراد ایک ملک عظیم ہے جو اپنے عظیم جثہ کے لحاظ سے زمین و آسمان کو ایک لقمہ بنا سکتا ہے۔

(۲) فرشتوں کی ایک جماعت ہے کہ خود فرشتے بھی انہیں شب قدر ہی میں دیکھتے ہیں۔

(۳) روح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی نام ہے۔ احتمال ہے کہ شب قدر میں وہ فرشتوں کے ساتھ نزول فرماتے ہوں کہ امت محمدیہ کے حال سے مطلع ہوں

(۴) رحمت مراد ہے یعنی فرشتوں سے متعاقب رحمت باری کا نزول ہوتا ہے کہ بندے سعادت دنیوی و اخروی ہر دو حاصل کریں۔

(۵) لیکن صحیح قول یہ ہے کہ روح سے مراد حضرت جبرائیل ہیں اور آپ کی عظمت کی وجہ سے خاص طور پر آپ کا ذکر کیا گیا گویا آپ صرف اپنی ذات سے شرف میں تمام ملائکہ کے ہم پلہ ہیں (تفسیر کبیر ۱۲)

بعض کہتے ہیں کہ روح ایک فرشتے کا نام ہے جس کو روح القدس کہتے ہیں اور اس کو انسانی ترقی میں جو کمالات روحانیہ میں ہو کمال دخل ہے گویا وہ معلم روحانی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے پاس تو روح القدس ایک بار نازل ہوئے تھے۔ جب وہ ایک گھر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جس کی برکت سے مختلف زبانیں بولنے لگے۔ (انجیل کتاب الاعمال) مگر امت محمدیہ کے صلحاء کے پاس روح القدس ہر سال تشریف لاتے ہیں۔ جس کا اثر اس شخص پر جس کے پاس یہ آتے ہیں یہ ہوتا ہے کہ جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور یہی سبب ہے کہ کرامات و برکات کا کارخانہ حواریوں تک چل کر ختم ہو گیا۔ برخلاف اس امت مکرمہ کے کہ اس پر روح القدس کی برکت و تاثیر سے قیامت تک جاری رہیگا اور جو چاہے اب بھی مشاہدہ کرے کہ ہر زمانے میں اسی امت میں ایسے اولیاء و صلحاء پائے جاتے ہیں کہ ان سے عجائب و غرائب کرامات و برکات سرزد ہوتے ہیں جو اس دین کے برحق ہونے کی کھلی ہوئی نشانی ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کسی زمانے میں اور کسی جگہ میں ایسے لوگ بہت تھے کہیں تھوڑے مگر زمانہ خالی نہیں رہتا (تفسیر حقانی ۱۲)

بعض علماء کہتے ہیں کہ روح سے ایمانداروں کی روحیں مراد ہیں جو مفارقت بدن کے بعد ملائکہ میں مل گئی ہیں۔ وہ بھی اپنے بھائیوں سے ملنے اور ان کے حالات دیکھنے اس عالم سفلی کی جہاں سے یہ گئی ہیں سیر کرنے آتی ہیں مسلمانوں کو نیکی میں دیکھتی ہیں تو خوش ہوتی ہیں اور دعا کرتی ہیں اور برے کاموں میں مبتلاء ہیں تو ناراض ہوتی ہیں۔ اور دل میں فرشتوں سے شرماتی ہیں جن کی ناراضگی کا اس بدنصیب پر بڑا اثر پڑتا ہے کہ خسارت مال و زوال اقبال اور دنیوی مصائب ظاہر ہوتے ہیں تاکہ تنبیہ ہو کر رجوع الی اللہ کرے۔ یہ نیک روحیں اس کی معمولی درود و فاتحہ اور خالی نام کی تعظیم اور انتساب نسبی اور سلبی سلسلہ بیعت وغیرہ سے بھی خوش

نہیں ہوتیں بلکہ اپنی طرف نسبت کرنے سے شرم کرتی ہیں (تفسیر حقانی ۱۲) جو لوگ انتقال کر گئے ان کی روحیں آنے کی کیفیت سن کر بعض عوام الناس نے دو طرح کا خیال کیا ہے۔

(۱) شب قدر پندرھویں شعبان کی رات کو سمجھتے ہیں۔ اس رات میں نمازی لوگ تو شب بیداری وذکر کا اہتمام کرتے ہیں اور ایسے لوگ بہت کم ہیں اور اکثر لوگ چراغوں کی کثرت کرتے ہیں اور تمام رات لہو ولعب اور آتش بازی میں مشغول رہتے ہیں۔

(۲) شب برات میں روحیں اترنے کے خیال سے ہر شخص یہ ضرور سمجھتا ہے کہ اگر استطاعت نہ بھی ہو تو قرض وغیرہ کرکے اس روز حلوہ وغیرہ پکائے۔ اگر حلوہ یا کسی شیرینی وغیرہ کا اہتمام نہ ہو تو عوام یہ سمجھتے ہیں کہ اس خاندان کی روحیں محروم گئیں۔ اور اب تمام سال پریشانی رہے گی۔ حالانکہ یہ خیالات بالکل غلط ہیں۔ پندرھویں شعبان کی رات کی فضیلت بھی ثابت ہے مگر شب قدر رمضان میں ہے شب برات جیسی متبرک رات میں آتش بازی وغیرہ قبیح بدعتیں اور سخت مصیبتیں ہیں چراغوں کی کثرت اسراف ہے جو حرام ہے۔ مردوں کی روحوں کا آنا اور ان کا بھوکا جانا وغیرہ برا عقیدہ ہے جس سے توبہ لازم ہے۔ (مواہب الرحمٰن ۱۲)

نزول ملائکہ بحکم رب

شب قدر میں فرشتوں کا نازل ہونا ان کے پروردگار کے حکم سے ہوتا ہے۔ اگر چہ اور وقتوں میں بھی فرشتے اترتے ہیں لیکن ان کا یہ آنا ایسا ہے جیسا کہ کسی عہدہ دار یا امیر کا کسی کے گھر دوستی یا تقریب کی وجہ سے آنا ہوا اور نازل ہونا شب قدر میں اس طرح ہے کہ حاکم یا اس کے ہمراہ اس شخص کے مکان پر جمع ہوں ان دونوں حالتوں کا فرق ظاہر ہے۔ یہ بھی کہ اگر چہ عالم بالا کے ملائکہ اور ارواح طیبہ کو دنیا کے صلحاء اور ابرار سے ملنے کا شوق ہو مگر وہ بے اجازت نہیں آسکتے ۔ یہ خیال کر لینا کہ جب ہم چاہیں ان کے بلانے کا سامان کریں وہ فوراً آئیں گے۔ گویا کہ ہمارے حکم کے تابع ہیں جیسا کہ جاہلوں کا خیال ہے۔ غلط اور باطل ہے۔ اسی کے رد کرنے کو باذن ربھم کا جملہ ساتھ لگا دیا گیا (تفسیر فتح العزیز حقانی ۱۲)

شب قدر میں سلامتی ہے

''من کل امر سلام ھی حتی مطلع الفجر'' شب قدر کی یہ تیسری صفت بیان فرمائی ہے کہ ہر چیز یعنی ہر آفت وبلا سے یہ رات سلامتی کی ہے شیطانی آفات اور اس کے مکر وفریب کے مصائب جو ابن آدم کیلئے تیار رہتے ہیں۔ اس رات صالحین کیلئے ان سے سلامتی اور امن ہوتا ہے کیونکہ ملکیت کا غلبہ ہوتا ہے اور بہیمیت مغلوب ہو جاتی ہے اور شب قدر کی فجر تک ان آفتوں سے یکساں امن واطمینان رہتا ہے۔ بخلاف اور راتوں کے کہ پہلی تہائی میں شیاطین کے پھیلنے کا وقت ہے اور ان کے وسوسے عبادت گزاروں کے دلوں کو پریشان کر دیتے ہیں۔ اسی لئے اس تہائی میں فرض نماز مقرر ہوئی اور دوسری تہائی میں اکثر نیند اور غفلت طاری رہتی ہے۔ اور خواب ہائے پریشان اور برے خیالات خواہش نفسانی اور عادت طبعی کی وجہ سے ظاہر ہوتے ہیں اور دعا وحضوری قلب سے غافل کر دیتے ہیں۔ تیسرا حصہ یعنی پچھلی رات ان دونوں خرابیوں سے محفوظ ہے۔ پس تہجد اور جناب باری میں دعا وزاری کیلئے یہ وقت مستحب قرار دیا گیا۔

بعض علماء من کل امر کے یہ معنی لیتے ہیں کہ ہر کام کے اور ہر قسم کے فرشتے اترتے ہیں کیونکہ ملائکہ اور روحانیات ایک خاص خاص کام میں مشغول ہیں کوئی رکوع میں کوئی سجود میں کوئی تجلی جمال کے مشاہدہ میں کوئی مومنوں کیلئے دعا واستغفار میں کوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیوی کارخانے کے انجام دینے میں یہ سب قسم کے فرشتے شب قدر میں اپنے اپنے کاموں کو چھوڑ کر دنیا پر ایمانداروں سے ملنے دیکھنے فیض پہنچانے آتے ہیں۔ یہ رات جشن شاہانہ اس دنیا میں ہوتا ہے۔ ہر کارخانے کے لوگوں کو اس میں شریک ہونے کیلئے رخصت مل جاتی ہے۔

بعض علماء اس جملہ کے یہ معنی لیتے ہیں کہ فرشتے ہر کام کی تدبیر کرنے کو نازل ہوتے ہیں جو کچھ دنیا میں سال بھر تک ہوتا ہے اس کا حکم تو شعبان کے پندرھویں رات (شب برات) کو ہوتا ہے اور اس کا جائزہ لینے کیلئے شب قدر میں فرشتے دنیا میں نازل ہوتے ہیں پھر سال بھر

تک اس کے مطابق کاروائی کرتے رہتے ہیں

سلام ھی کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ یہ رات سلامتی کی ہے۔ دوسرے معنی یہ ہیں کہ اس میں ملائکہ باہم ایک دوسرے کو اور مومنوں کو سلام کرتے ہیں خصوصاً جبرئیل ہر عبادت کرنے والے سے مصافحہ کرتے ہیں اور ان کے مصافحہ کرنے کی علامت یہ ہے کہ عین عبادت میں جسم پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں اور اس عبادت میں خاص لذت حاصل ہوتی ہے (تفسیر کبیر حقانی فتح العزیز ۱۲)

ملائکہ کے سلام سے محروم لوگ

شب قدر میں ملائکہ ہر مسلمان مرد و عورت پر سلام کرتے ہیں مگر چند گناہگاروں پر سلام نہیں کرتے۔

(۱) مخلوق پر ظلم کرنے والا

(۲) مال حرام کھانے والا

(۳) قرابت داروں سے قرابت منقطع کرنے والا

(۴) چغل خور

(۵) یتیموں کا مال کھانے والا

پس ان پانچ قسم کے لوگوں کیلئے جبرئیل و ملائکہ کے سلام میں کچھ حصہ نہیں۔ اس سے بڑھ کر کیا مصیبت ہوگی کہ ایسا مہینہ (رمضان المبارک) گزر جائے جس کا اول رحمت جس کے درمیان بخشش اور جس کا آخر نار دوزخ سے آزادی ہو اور ایسے بدنصیب لوگ بھی ہوں کہ جنہیں ملائکہ رحمٰن کے سلام سے محرومی رہے

(غنیۃ الطالبین)

عبادت مختصر ثواب زیادہ

سورہ قدر کے مضمون سے ثابت ہے کہ وقتوں کی خوبیوں اور مقامات کی عظمتوں اور اجتماع صلحاء کو عبادات و طاعات میں ازدیاد ثواب و تحصیل انوار و برکات کے لئے خاص اہمیت حاصل ہے اور ہماری عبادتوں کا ثواب مشقت و محنت کے موافق اسی وقت دیا جاتا ہے کہ اس طرح کا کوئی سبب درمیان نہ ہو چنانچہ ظاہر ہے کہ ہزار ماہ کی عبادت ایک رات کی عبادت سے بہت دشوار ہے، یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ لیکن جب وقت اور مقام کی وجہ سے اگر ثواب کی زیادتی میسر ہو تو پھر عبادتوں کے ثواب کی زیادتی و مشقت کی کثرت پر موقوف نہ رہی اس لئے کہ اکثر دفعہ مختصری عبادت متبرک وقت اور باعظمت مقام میں کثیر عبادتوں سے زیادہ بہتر ہو جاتی ہے۔ (تفسیر کبیر ۱۲)

عبادات شب قدر

(۱) شب قدر میں چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد "سورہ الھٰکم التکاثر" ایک بار اور "سورہ قل ھو اللہ" تین بار پڑھے۔ خدا تعالیٰ اس کے لئے سکرات موت آسان کرے گا۔ عذاب قبر دور فرمائے گا۔ اس کو نورانی محل عطا کرے گا۔ (نزہۃ المجالس ۱۲)

(۲) شب قدر میں سو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں "سورہ انا انزلنٰہ" تین بار اور سورہ قل ھو اللہ احد دس بار پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا کرے گا۔ (نزہۃ المجالس ۱۲)

(۳) شب قدر میں قریب صبح صادق چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ قدر تین بار سورہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑھے پھر نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدہ کرے اور سجدے میں سبحان اللہ اکتالیس بار کہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی تمام حاجتیں پوری کرے گا اور دعا مقبول ہوگی (حرز سلیمانی ۱۲)

(۴) دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص سات بار پڑھے اور بعد

فراغت استغفار پڑھے۔ یہ شخص اور اس کے ماں باپ بخشے جائیں گے۔ (فتاوی برہنہ ۱۲)

(۵) حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر شب قدر مجھے نصیب ہو جائے تو میں کیا دعا مانگوں؟ حضور نے فرمایا کہ یہ دعا کرو اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (اے اللہ بے شک تو گناہوں کا بخشنے والا ہے اور بخشش کو دوست رکھتا ہے۔ بس میرے گناہ بخش دے۔

(۶) شب قدر میں یہ دعا پڑھے۔

(۷) صلوٰۃ التسبیح بڑی مبارک نماز ہے جس میں ثواب عظیم ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ اس کے پڑھنے سے تمام گناہ چھوٹے بڑے ظاہر چھپے ہوئے بخش دیئے جاتے ہیں۔ نماز تسبیح کی چار رکعت ہیں دو قعدے اور ایک سلام کے اس نماز کو پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت ثناء پڑھ کر پندرہ بار سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہے۔ پھر اعوذ اور بسم اللہ اور سورہ الحمد اور اس کے بعد کوئی سورہ پڑھ کر دس بار یہی تسبیح کہے۔ پھر رکوع میں تسبیح رکوع کے بعد دس بار کہے۔ پھر رکوع سے اٹھ کر قومہ میں دس بار پھر سجدے میں دس بار اسی طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچھتر بار پڑھے۔ کل نماز میں تین سو بار پڑھنا چاہیے (عالمگیری فتاوی برہنہ ۱۲)

(۸) جو شخص شب قدر میں "لا الہ الا اللہ" تین بار کہے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہر ایک دفعہ کہنے کے عوض ایک ایک نعمت سے سرفراز کرے گا۔

(۱) اس کے گناہ بخش دے گا

(۲) دوزخ سے نجات دے گا

(۳) اس کو جنت عطا کرے گا (تفسیر کبیر ۱۲)

(۹) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جو شخص شب قدر میں بعد نماز عشاء سورہ قدر سات بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسکو ہر بلا سے محفوظ رکھے گا اور فرشتے اس کے لئے دعا کریں گے۔ (نزہۃ المجالس ۱۲)

(۱۰) جو شخص بروز جمعہ سورہ قدر ہزار مرتبہ پڑھے گا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار سے ضرور مشرف ہوگا (مجربات دیربی ۱۲)

(۱۱) ۳۶ بار سورہ قدر پڑھ کر پانی پر دم کریں اور نئے لباس پر یہ پانی چھڑک دیں پھر یہ لباس پہن لیں جب تک یہ لباس جسم پر رہے گا رزق میں وسعت رہے گی۔ (مجربات دیربی ۱۲)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تمت بالخیر

محمد حسام الدین فاضل (علیہ الرحمہ)
حسامیہ منزل۔ حیدرآباد دکن ۲

نظم شب قدر

از مولف

مخزن لطف و کرامات، سراسر شب قدر
فضل میں ہے کئی برسوں سے بھی بہتر شب قدر

جنتیں آج بھی ہیں آراستہ شاداں ہیں ملک
روز روشن سے بھی ہے نور میں بڑھ کر شب قدر

شام سے صبح تک انوار تجلی ہیں عیاں
بن گئی ہے سبب قربت داور شب قدر

لو ہے سفلی کی طرف، عالم علوی مائل
ہیں ملک دید بشر کیلئے مضطر شب قدر

جشن شاہانہ ہے، قرآن کی ہے سالگرہ
رحمتیں ہوتی ہیں بندوں پہ نچھاور شب قدر

لائے ہیں اس میں ملک حق کا سلام ورحمت
اُمتی شاہ کا گویا ہے پیمبر شب قدر

مختصر عمروں سے امت کی ہوئے شاہ غمگیں
حق نے فرمایا کہ لو، خوش ہو پیمبر شب قدر

پہلے کے عابد صد سال سے بڑھ جائے گا
امتی آپ کا پائے گا وہ جو ہر شب قدر

آٹھ سو تیس برس کرلی عبادت گویا
صرف دس سال جو ہو، اس کو میسر شب قدر

پانسو ماہ، سلیمانؑ کے حکومت میں کئے
ان سے دو چند فضیلت میں ہے بہتر شب قدر

اس میں ذی قدر ملک لایا ہے ذی قدر کلام
کیوں نہ ذوالقدر ہو عالم میں سراسر شب قدر

آسمانوں سے ہے جبرئیلؑ و ملائک کا نزول
کیا ہی پرنور ہے میلہ یہ زمیں پر شب قدر

روحیں آتی ہیں مسلمانوں سے ملنے کیلئے
ہوتی ہیں خوش، جو ہوں یہ نیک سراسر شب قدر

اف ری تاثیر ہے ثابت بروایات صحیح
شیریں ہوجاتا ہے خود آب سمندر شب قدر

سال بھر بیٹھ کے پیتا رہے، ہر شب منکر
تا ہو تحقیق، ہو منصور و مظفر شب قدر

مومنوں کی ہوئی کمبخت کے خطروں سے نجات
قید و مجبور ہے، شیطان سا خود سر شب قدر

طشت کی شکل میں بے نور ہے سورج کا طلوع
ساتھ لے آئی ہے جو صبح منور شب قدر

حال اس مسلم محروم کا ہے قابل رحم
خواب غفلت سے جو ہو، آہ گراں سر شب قدر

مستحق شرّ ہے، کامل رمضاں، اف ری تلاش
کہ کسی رات تو ہوجائے میسر شب قدر

ہم گناہ گاروں کو کچھ قدر شب قدر نہیں
خواب غفلت ہی میں کٹ جاتی ہے اکثر شب قدر

اف ری قسمت کہ ملک کرتے ہیں سلام
کہ ہے مومن کیلئے رحمت داور شب قدر

یہ ہیں محروم، نہیں کرتے ملک ان کو سلام
ظالموں کیلئے ذلت ہے سراسر شب قدر

قاطع رحم بھی نمام بھی، میخوار بھی، آہ!
نہیں پاتے یہ شرف رہتے ہیں بدتر شب قدر

کیوں نہ اس شب میں ہو ہر خانۂ مومن پرنور
کہ ملک آتے ہیں ملنے کو مقرر شب قدر

لیکن آتے نہیں، جس گھر میں ہو سگ یا تصویر
آہ محروم ہے اس قسم کا ہر گھر شب قدر

خاطر سگ تجھے منظور ہے، ناداں مسلم
اور دل تیرا فرشتوں سے مکدر شب قدر

سال بھر زینت خانہ رہے بے جاں تصویر
ہو ملائک سے نہ پرنور تیرا گھر شب قدر

ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں بہ الفت جبرئیلؑ
یہ شرف ہوتا ہے مومن کو میسر شب قدر

بادشہ ہاتھ ملائے تو ہو، ناداں مسلم
کچھ نہ سمجھے جو ملک سے ہو موقر شب قدر

تیری اصلاح کا، اب کونسا وقت آئے گا
اے مسلماں! نہ کرے تجھ کو جو بہتر شب قدر

چونک غفلت سے جو کرسکتا ہو کرلے تدبیر
کہ ہے ممکن نہ ہو پھر تجھ کو میسر شب قدر

مدتوں سے متلاشی ہے گنہ گار، حسام
اس کو دکھلادے تو اے رحمت داور شب قدر

اسی غفلت میں کٹے، اب کے بھی ماہ رمضاں
وائے قسمت نہ ہوئی اس کو میسر شب قدر

تیرا امداح ہوں، اب حق سے دلا مجھ کو صلہ
تیرے صدقے میں ملے رحمت داور شب قدر

جس طرح حق نے دیا ہے تجھے نایاب شرف!
یوں ہی فاضل کو فضیلت ہو میسر شب قدر

اگر اپنی اولاد کو مسلمان بنانا ہے تو۔۔

ہم اپنی اولاد کی دنیوی تعلیم پر جس قدر توجہ دیتے ہیں اور جتنا روپیہ خرچ کرتے ہیں اس کا ہزارواں حصہ بھی دینی تعلیم پر نہ تو خرچ کرتے ہیں اور نہ ہی اتنی توجہ دیتے ہیں۔ محلّہ کی مسجد کے صباحی مدرسہ میں کم از کم غریب لوگ اپنے بچوں کو بھیجکر کچھ دینی تعلیم دلاتے ہیں لیکن اعلیٰ اور متوسط طبقہ ان مقامات پر اپنے بچوں کو بھیجنا بھی اپنی شان کے خلاف سمجھتا ہے اور بعض تو یکلخت لاپرواہ ہو جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں اولاد سب کچھ تو بن جاتی ہے مگر مسلمان نہیں بنتی۔ بعض حضرات توجہ دیتے بھی ہیں تو معمولی۔ کئی گھرانے ایسے ہیں جہاں معمولی تنخواہ پر کم پڑھے لکھے معلموں کو مامور کرتے ہیں اور نگرانی بھی نہیں کرتے جس کی وجہ سے غلط اور ناقص تعلیم بچوں کو اور بھی برباد کر دیتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیوی تعلیم سے زیادہ دینی تعلیم پر توجہ دی جائے کیونکہ دینی تعلیم دنیا اور آخرت دونوں مقام پر کام آتی ہے جبکہ دنیوی تعلیم صرف پیٹ پالنے کا ذریعہ بنتی ہے۔ ضروری دینی تعلیم کا حاصل کرنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا ہے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ لوگ اپنی جھوٹی شان کا مظاہرہ کرنے بچوں کی بسم اللہ خوانی پر تو ہزاروں خرچ کر دیتے ہیں لیکن اس کے بعد ان کا جذبہ ایمانی سرد پڑ جاتا ہے اور اپنے معصوم بچوں کو انگلش میڈیم یا مشن اسکولوں میں ہزاروں روپیے خرچ کر کے عیسائیوں اور بے دینوں کی آغوش میں دے دیتے ہیں اور جان بوجھ کر کفر و شرک کے متلاطم سمندر میں پھینک دیتے ہیں۔ اگر اپنی اولاد کو مسلمان بنانا ہے تو ان کو پہلے اسلامی عقائد سمجھایئے اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ معیاری دینی تعلیم بھی دلایئے۔